نُورِ اِسلام

اسلامیات

برائے جماعت چہارم

رہنمائے اساتذہ

Laurel Publishers
Registered with PCTB & AJKTBB

Laurel Publishers

پیش لفظ

لارل پبلشرز نے یکساں قومی نصاب 2020ء کے اساسی خدوخال، بنیادی مقاصد اور معاشرتی و عصری دینی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے سردست جماعت اول تا پنجم کے لیے "نور اسلام" کے عنوان سے اسلامیات کی نصابی کتب کی ایک منفرد سیریز متعارف کرائی ہے۔ یہ سیریز دینی نقطہ نظر سے جملہ عصری معاشرتی ضروریات اور حزم و احتیاط کے عمومی و خصوصی پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر تحریر کی گئی ہے۔ کتب کا یہ سلسلہ اپنے اندر ایک طرح کا نصاب امن ہے جو تمام مکاتب فکر کے لیے یکساں طور پر قابل قبول ہوگا۔ اس کو تحریر کرتے ہوئے تمام مسلمات اور جملہ مکاتب فکر کے مقدسات کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

مصنفین : ڈاکٹر علی وقار قادری

راضیہ شاہین

تیار کنندہ : محمد طلحہ علوی

ڈیزائنر : جہاں زیب

ناشر : لارل پبلشرز

جملہ حقوق بحق لارل پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپر، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

Laurel Publishers

تدریس اسلامیات کے مقاصد (برائے جماعت اول تا پنجم)

یکساں نصاب اسلامیات کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

۱۔ اس بات پر پختہ ایمان اور یقین کریں کہ اللہ تعالی ایک ہے۔ صرف وہی خالق، مالک، رازق اور حاکم ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔

۲۔ تمام نبیوں اور رسولوں پر ایمان لا سکیں اور عقیدہ ختم نبوت پر پختہ یقین رکھیں نیز ان پر نازل کردہ آسمانی کتب پر ایمان لائیں اور قرآن مجید کو آخری الہامی کتاب مانیں اور اللہ تعالی کے مقرب فرشتوں پر پورے یقین اور صدق دل سے ایمان لا سکیں۔

۳۔ اس بات پر ایمان لائیں کہ یہ دنیا فانی ہے، قیامت ضرور آئے گی اس یقین کے ساتھ آخرت کی بہترین تیاری کر سکیں

۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے محبت رکھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سیرت اور اسوہ حسنہ سے آگاہ ہوں۔ سچے دل سے سیرت اور اسوہ حسنہ کی اتباع کریں اور معاشرے میں اسلامی اقدار و تعلیمات کے احیاء کا فریضہ سرانجام دیں۔

۵۔ قرآن مجید کی تلاوت کی اہمیت اور اس کے آداب سے واقف ہوں۔ قرآن مجید کی تجوید، رموز و اوقاف، درست تلفظ اور روادانی کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔ اور اس کا مفہوم سمجھیں۔ ذوق و شوق اور خشیت و اخلاص کے ساتھ قرآنی تعلیمات کی پیروی کر سکیں۔

۶۔ عبادات کی اصل روح اور ان کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور خشوع و خضوع سے ان کی ادائیگی کر سکیں۔

۷۔ معاشرتی زندگی میں آداب معاشرت، حسن اخلاق و معاملات اور حقوق و فرائض سے متعلق اسلامی تعلیمات کی اہمیت سے واقف ہوں، اور ان کے فوائد و برکات سے آگاہ ہوتے ہوئے اپنی زندگی ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

۸۔ اپنے وطن سے محبت، قومی یکجہتی و سلامتی، نظریاتی سرحدوں کی حفاظت اور دفاع وطن کے لیے جدوجہد کر سکیں۔

۹۔ روزمرہ زندگی میں اخلاق حسنہ، مثلاً خدمت خلق، اخوت و مساوات، تحمل و بردباری، نظم و ضبط، سچائی، حیاء، ایفائے عہد، عفو و درگزر کو اپنا سکیں اور اخلاق رذیلہ مثلاً فضول خرچی، غرور، تکبر، نمود و نمائش اور ریاکاری وغیرہ کی تمام صورتوں سے اجتناب کر سکیں۔

۱۰۔ لسانی، علاقائی، صوبائی، مذہبی، مسلکی، گروہی تعصب اور فرقہ وارانہ سوچ سے بالاتر ہو کر ملی اتحاد قائم کر سکیں۔

۱۱۔ رواداری، برداشت اور صبر و تحمل کے جذبے سے سرشار ہو کر قومی یکجہتی قائم کریں اور دیگر مذاہب کے پیروکاروں کا لحاظ کر سکیں نیز دوسرے مذاہب کے پیروں کاروں کے حقوق کا بھی خیال رکھ سکیں۔

۱۲۔ انبیاء کرام علیہم السلام، اہل بیت اطہار، ازواج مطہرات، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین، مشاہیر اسلام اور صوفیائے کرام کی دینی خدمات اور کردار سے آگاہ ہو سکیں۔ اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھال سکیں۔

۱۳۔ اس بات پر پختہ یقین کریں کہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبے کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ قیامت تک تمام بنی نوع انسان کے لیے رہنمائی ہے۔ اس لیے دینی تعلیمات کو سمجھتے ہوئے انہیں عملی طور پر اپنا سکیں۔

۱۴۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں قدرتی اور فطری ماحول کے تحفظ اور فوائد کو سمجھتے ہوئے صفائی، شجرکاری اور پانی مہم جیسی سرگرمیوں میں پرجوش حصہ لے سکیں۔

Laurel Publishers

فہرست

سبق نمبر	سبق	صفحہ نمبر
1	**قرآنِ مجید**	4
	• جزو (الف) ناظرہ	4
	• جزو (ب) حفظ	4
	• جزو (ج) ترجمہ	5
	• جزو (د) تعارف	5
2	**حدیثِ نبوی** صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	7
	• جزو (الف) احادیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ	7
	• جزو (ب) کلماتِ طیّبات	8
	• جزو (ج) پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیاری دعائیں	9
3	**نزولِ وحی اور سلسلۂ تبلیغ**	10
	• جزو (الف) نزولِ وحی کا واقعہ	10
	• جزو (ب) دعوت و تبلیغ	13
	• جزو (ج) ہجرتِ حبشہ (اولیٰ و ثانیہ)	15
	• جزو (د) شعبِ ابی طالب اور عام الحزن	18
	• جزو (ر) سفر طائف	21
4	**ایمانیات**	24
	• جزو (الف) فرشتوں پر ایمان	24
	• جزو (ب) آسمانی کتابوں پر ایمان	26
5	**حقوق اللہ**	29
6	**روزہ (صوم)**	32
7	**آدابِ زندگی**	35
	• جزو (الف) سادگی	35
	• جزو (ب) آدابِ مجلس	38
	• جزو (ج) وقت کی پابندی	42
	• جزو (د) دیانت داری	45
8	**خدمتِ خلق**	48
9	**وطن سے محبّت**	52
10	**صفائی کی ضرورت و اہمیّت**	55
11	**پانی کی اہمیّت**	58
12	**انبیائے کرام علیہم السّلام**	60
	• جزو (الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام	60
	• جزو (ب) حضرت موسیٰ علیہ السّلام	64
13	**صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم**	68
	• جزو (الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	68
	• جزو (ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	72

Laurel Publishers

قرآنِ مجید

جزو (الف) ناظرہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن مجید کے پارہ ۹ تا ۱۸ کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔
- دورانِ تلاوت مخارج اور رموزِ اوقاف کا خیال رکھ سکیں۔

نوٹ برائے طلباء واساتذہ:

- یکساں قومی نصاب برائے اسلامیات (لازمی) ۲۰۲۰ء کے مطابق قرآن مجید کے پارہ نواں (۹) تا اٹھارواں (۱۸) کو تجوید کے ساتھ بطور ناظرہ پڑھنا لازم ہے۔

عملی سرگرمی:

- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے ان کو کسی معروف قاری کی آواز میں تلاوت سنائیں۔
- https://irfanulquran.com پر جائیں اور قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ اپنے من پسند قاری، سورتوں اور آیات کا انتخاب کر کے براہ راست سنیں۔
- قرآنِ مجید پڑھنے سے پہلے وضو کرنا چاہیے۔

جزو (ب) حفظ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- سورۃ الماعون، سورۃ الکافرون اور سورۃ اللھب درست تلفظ کے ساتھ حفظ کر سکیں۔
- سورتوں کو حفظ کر کے تجوید کے ساتھ نماز اور نماز کے علاوہ زبانی تلاوت کر سکیں۔

عملی سرگرمیاں

- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے ان کو کسی معروف قاری کی آواز میں تلاوت سنائیں۔
- https://irfanulquran.com پر جائیں اور قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ اپنے من پسند قاری، سورتوں اور آیات کا انتخاب کر کے براہ راست سنیں۔
- مقابلہ حسن قرأت کرایا جائے اور بہترین قرات کرنے والے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

Laurel Publishers

جزو (ج) ترجمہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- سورۃ الکوثر کا ترجمہ یاد کر سکیں۔

عملی سرگرمی

- https://www.irfanulquran.com پر جائیں
- طلبہ کی قرأت کی درستی کے لیے ان کو کسی معروف قاری کی آواز میں تلاوت سنائیں۔
- https://irfanulquran.com پر جائیں اور قرآن مجید ترجمہ کے ساتھ اپنے من پسند قاری ، سورتوں اور آیات کا انتخاب کر کے براہ راست سنیں۔اس کے ساتھ ساتھ "ترجمہ عرفان القرآن" از شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے استفادہ کیا جائے۔

جزو (د) تعارف

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- آخری الہامی کتاب کے طور پر قرآن مجید کا تعارف جان سکیں۔
- دنیا و آخرت میں کامیابی کے لئے قرآن مجید کی اہمیت، عظمت اور فضائل جان سکیں۔
- مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق سے واقف ہو سکیں۔
- تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

مشق

الف: درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

1 قرآن مجید کا تعارف تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ یہ مقدس کتاب اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید تئیس (۲۳) سال کے عرصے میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا۔ قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد ایک سو چودہ (۱۱۴) ہے۔ اِس کے تیس (۳۰) پارے ہیں۔ قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت کا نام سورۃ البقرۃ اور سب سے چھوٹی سورت کا نام سورۃ الکوثر ہے۔

2 قرآن مجید کا علم سیکھنے اور سکھانے والوں کے لئے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

"تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن مجید سیکھے اور دوسروں کو سکھائے"۔

3 قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کے لئے اجر و ثواب بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف پڑھنے سے دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے اُن کے لئے شفاعت (بخشش کے لئے سفارش کرنا) طلب کرے گا۔

بروزِ قیامت اس کے پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے جاؤ اور جنت میں منزل بہ منزل اوپر چڑھتے جاؤ۔

4 قرآن مجید کے حقوق کیا ہیں؟ تحریر کریں۔

جواب: قرآن مجید پر ایمان لانا(کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوئی۔) قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ قرآن مجید کے معانی اور مفہوم سمجھنا۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنا۔ اس کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانا۔

5 قرآن مجید کی تلاوت کے آداب لکھیں۔

جواب: قرآن مجید کو چھونے سے پہلے باوضو ہونا ضروری ہے۔ تلاوتِ قرآن مجید کے لئے لباس، جسم اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔ تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا چاہیے۔ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اور آرام سے پڑھا جائے۔ دنیاوی معاملات سے توجہ ہٹا کر تلاوت کی جائے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں

1. قرآن مجید حضرت محمد صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔
2. قرآن مجید کی سب سے بڑی سورت کا نام سورہ البقرۃ ہے۔
3. تلاوتِ قرآن مجید افضل ترین عبادت ہے۔
4. قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔
5. قرآن مجید دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔

ج: درست جواب پر (Tick) اور غلط جواب پر (Cross) کا نشان لگائیں۔

1. قرآن مجید کے بیس (۲۰) پارے ہیں۔ ✗
2. سبق میں قرآن مجید کے پانچ حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ ✓
3. بغیر وضو کے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے۔ ✗
4. قرآن مجید کا علم سیکھنے اور سکھانے والے بہترین انسان ہیں۔ ✓
5. قرآن مجید کا معانی اور مفہوم سمجھنا ضروری ہے۔ ✓

عملی سرگرمیاں

- قرآن مجید کی روزانہ تلاوت اپنے اوپر لازم کریں۔
- قرآن مجید کے آداب پر مشتمل چارٹ کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- ''فضائل قرآن'' کے عنوان کے تحت طلبہ کے درمیان مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جائے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- بچوں کو قرآن کی تلاوت کرنے کی ترغیب دیں۔
- بچوں کو اس بات کی تلقین کریں کہ وہ قرآن کو سمجھ کر پڑھیں۔

تحقیق:

اپنے استاد اور والدین کی مدد سے قرآنِ مجید سے متعلق مندرجہ ذیل معلومات تلاش کر کے تحریر کریں۔

۱۔ رکوعات کی تعداد	۲۔ سجدوں کی تعداد
۳۔ منزلوں کی تعداد	۴۔ مکی سورتوں کی تعداد
۵۔ مدنی سورتوں کی تعداد	۶۔ آیات کی تعداد
۷۔ قرآنِ مجید کا دل	۸۔ کُل کلمات

سبق نمبر ۲

حدیثِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

جزو (الف) احادیث نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- پانچ مختصر صحیح احادیث سمجھ سکیں۔
- اپنی زندگی میں ان احادیث میں بیان کی جانے والی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔

مشق

الف: احادیثِ مبارکہ کو زبانی یاد کریں۔

ب: احادیثِ مبارکہ کا ترجمہ یاد کریں۔

عملی سرگرمی:

- حدیث کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا اپنا معمول بنائیں۔

ہدایت برائے والدین (Instruction for parent)

- گھر میں والدین بچوں کو بار بار دہرائی کرائیں تاکہ انہیں حدیثِ مبارکہ یاد کرنے میں مدد مل سکے۔
- کلاس میں بچوں کو 5 مختصر احادیث زبانی یاد کروائیں۔

Laurel Publishers

جزو (ب) کلماتِ طیّبات

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- ان کلمات کو یاد کر سکیں۔
- ان کلمات کے معنی و مفہوم کو جان کر انہیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔

عملی سرگرمیاں:

- کلماتِ طیبات کو سمجھ کر پڑھنا اپنا معمول بنائیں۔
- نماز میں پڑھے جانے والے عربی کلمات کا چارٹ کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

ہدایت برائے والدین:

- گھر میں والدین بچوں کو ان کلمات کی بار بار دہرائی کرائیں تاکہ انہیں کلماتِ طیبات یاد کرنے میں مدد مل سکے۔

Laurel Publishers

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- ان دعاؤں کو ترجمہ کے ساتھ یاد کر سکیں۔
- روز مرّہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 بیت الخلاء داخل ہونے سے پہلے کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟ اس کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: اے اللہ! میں ناپاک جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

2 بیت الخلاء سے نکلتے وقت کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟ دعا اور اس کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں'۔

3 مسجد میں داخل ہونے سے پہلے پڑھی جانے والی دعا کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

4 مسجد سے نکلتے وقت ایک مسلمان اللہ تعالیٰ سے کس چیز کا سوال کرتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے فضل کا سوال کرتا ہے۔

5 سوتے وقت کی دعا اور اُس کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ۔ ''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں اور جیتا ہوں''

6 جاگتے وقت کی دعا کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی بخشی اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- تمام دعاؤں کا چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- مختلف چھوٹے چارٹوں پر خوبصورت انداز میں دعائیں اور اُن کے ترجمے تحریر کریں اور اپنے گھر میں متعلقہ جگہوں پر آویزاں کریں تاکہ دعائیں پڑھنے کی عادت پختہ کی جاسکے۔
- دعاؤں کو یاد کریں اور روزانہ ان کو پڑھنے کا معمول بنائیں۔

نزولِ وحی اور سلسلۂ تبلیغ

جزو (الف) نزولِ وحی کا واقعہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے واقعہ کے متعلق جان سکیں۔
- نزولِ وحی کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کردار کو جان سکیں۔
- پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمتِ کردار (صلہ رحمی،
- مصیبت زدوں کا بوجھ اُٹھانے والے، ناداروں کی مدد کرنے والے، مہمان نواز، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے والے) سے روشناس ہو سکیں۔
- رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کردار کے متذکرہ پہلوؤں کو اپنی عملی زندگی میں اپنا سکیں۔
- سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کی روشنی میں علم کی اہمیت کو جان سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 زمانہ جاہلیت میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عاداتِ مبارکہ کیسی تھیں؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ زمانہ جاہلیت کی بری رسومات سے دور رہتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت مبارکہ مشرکانہ طور طریقوں سے فطری طور پر بے زار تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ہر برائی سے محفوظ رکھا تھا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ شروع ہی سے نرم طبیعت اور اعلیٰ اوصاف کے مالک تھے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی قوم کو مشرکانہ اعمال میں مبتلا دیکھ کر افسردہ ہوتے تھے۔

2 نزولِ وحی سے قبل حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معمول مبارک کیا تھا؟

جواب: جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس برس سے کچھ کم تھی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی

Laurel Publishers

اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ اکیلے رہنا پسند فرمانے لگے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ خلوت نشینی کے لئے غارِ حرا تشریف لے جاتے۔ غارِ حرا مکہ مکرمہ کے مشرق میں ساڑھے چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کھانے پینے کا ضروری سامان لے کر غار میں تشریف لے جاتے۔ اس غار میں عبادت کرتے، غور و فکر فرماتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

3 پہلی وحی کے نزول کے بعد ورقہ بن نوفل نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کے بارے میں کیا کہا تھا؟

جواب: ورقہ بن نوفل نے فرمایا تھا: کہ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور عنقریب آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ پر وحی (اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں پر جو پیغامات حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے بھیجے اُسے وحی کہتے ہیں) نازل ہو گی۔

4 نزولِ وحی کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: ایک روز جبکہ آپ غار حرا میں تھے، یکایک آپ پر وحی نازل ہوئی اور فرشتے نے آکر آپ سے کہا "پڑھو" اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کا قول نقل کرتی ہیں کہ میں نے کہا "میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں "۔ اس پر فرشتے نے مجھے پکڑ کر بھینچا یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے گی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے کہا "میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔ اس نے دوبارہ مجھے بھینچا اور میری قوت برداشت جواب دینے لگی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے پھر کہا "میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔ اس نے تیسری مرتبہ مجھے بھینچا یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا اقرا باسم ربک الذی خلق (پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا) یہاں تک کہ مالم یعلم (جسے وہ نہ جانتا تھا) تک پہنچ گیا۔

5 حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کے کردار کو کن الفاظ میں بیان کیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا اور حق کے راستے میں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کو کامیابی عطا فرمائے گا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ ہر کسی کے حقوق پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ بے آسرا لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ نادار لوگوں کی مالی امداد کرتے ہیں۔ مہمان نواز ہیں۔ اگر کوئی آدمی حق پر ہو لیکن مشکلات میں پھنسا ہو تو اُس کی مدد فرماتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَ سَلَّمَ کا رب آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔

6 پہلی وحی کی آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: (اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا ٥ اس نے انسان کو (رحم مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیا ٥ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا ہی کریم ہے ٥ جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا ٥ جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا ٥

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ زمانہ جاہلیت کی بری رسومات سے دور رہتے تھے۔

2 آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ خلوت نشینی کے لئے غارِ حرا تشریف لے جاتے۔

3 پہلی وحی سترہ رمضان المبارک کو چالیس برس کی عمر مبارک میں نازل ہوئی۔

4 ورقہ بن نوفل سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ چچازاد تھے۔

ج: درست بیان کے سامنے (Tick) اور غلط کے سامنے (cross) کا نشان لگائیں۔

1 زمانہ جاہلیت میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ مشرکانہ طور طریقوں سے نفرت کرتے تھے۔ ✔

2 وحی کے نزول سے پہلے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے خلوت نشینی اختیار کرلی۔ ✔

3 نزولِ وحی کا واقعہ سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کو تسلی دی۔ ✔

4 تمام نبیوں کی طرف حضرت میکائیل علیہ السّلام وحی لے کر آتے تھے۔ ✗

عملی سرگرمیاں:

۱۔ علم کی اہمیت اور فضیلت کے حوالے سے کم از کم روایات اور احادیث مبارکہ تلاش کر کے اس کا چارٹ بنوائیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

۲۔ سورۃ العلق کی ابتدائی پانچ آیات کی تلاوت کا مقابلہ کریں۔

تحقیق:

حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے کردار کو ہم کس طرح اپنا سکتے ہیں؟

جزو (ب) دعوت و تبلیغ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- دینِ اسلام کی تبلیغ کا مفہوم، ضرورت اور اہمیت جان سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوتِ اسلام کے آغاز میں اندازِ تبلیغ کے بارے میں جان سکیں۔
- سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والوں کے ناموں سے آگاہ ہو سکیں۔
- اسلام کی دعوت کے دوران قریشِ مکہ کی مخالفت اور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر کیے گئے مظالم سے آگاہ ہو سکیں۔
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی ثابت قدمی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں ان کی پیروی کر سکیں۔
- اسلام کے آغاز میں رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے امت پر دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کو سمجھ سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر کس کس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا؟

جواب: خواتین میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا، مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، بچوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

2. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کتنا عرصہ تک خفیہ تبلیغ فرمائی؟

جواب: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین سال تک اسلام کی خفیہ تبلیغ کی

3. کوہِ صفا پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریشِ مکہ سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: "اے قریش کی جماعت! اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات مان لوگے؟ سب نے کہا کہ ہم مان لیں گے کیونکہ ہم آپ کو ہمیشہ سچ بولتے دیکھا ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تمھیں ایک سخت ترین عذاب سے خبردار کرتا ہوں۔ تمھیں صرف یہ کہتا ہوں کہ تم کہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

سے یہ باتیں سن کر قریش کے سردار بہت ناراض ہوئے۔

4 **دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں ایک مسلمان کی کیا ذمہ داری ہے؟**

جواب: نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہو گیا۔ اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ لہٰذا دعوت و تبلیغ کا یہ فریضہ اب امتِ مسلمہ کے ہر فرد کے کندھوں پر ہے۔ تاکہ نیکی اور ہدایت کا پیغام تمام انسانوں تک پہنچ سکے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسلام کی دعوت کو عام کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 پہلی وحی کے نزول کے بعد تقریباً چھ ماہ تک وحی کے آنے کا سلسلہ رکا رہا۔

2 آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین سال تک اسلام کی خفیہ تبلیغ کی۔

3 حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔

4 اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو بھی میں اپنا کام نہیں چھوڑوں گا۔

ج: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 دوسری وحی کی آیات نازل ہوئیں:

ا۔ تین ۔۔۔ ۲۔ پانچ ۔۔۔ ۳۔ سات ✔

2 اسلام کی دعوت کا حکم سورہ مبارک میں نازل ہوا:

ا۔ سورۃ العلق ۔۔۔ ۲۔ سورۃ المدثر ✔ ۔۔۔ ۳۔ سورۃ المزمل

3 خفیہ تبلیغ کا مرکز تھا:

ا۔ دارِ ارقم ✔ ۔۔۔ ۲۔ مسجدِ نبوی ۔۔۔ ۳۔ صفہ

4 خفیہ تبلیغ سال تک جاری رہی:

ا۔ دو ۔۔۔ ۲۔ تین ✔ ۔۔۔ ۳۔ چار

5 آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا:

ا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۔۔۔ ۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ✔ ۔۔۔ ۳۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

عملی سرگرمی:

- خفیہ دعوت کے نتیجے میں اِسلام قبول کرنے والے کم از کم دس صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام تلاش کر کے لکھیں۔

تحقیق (Research)

- وہ کون سی وجوہات تھیں جن کی بناء پر مشرکینِ مکہ اسلام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کرتے تھے؟

جزو (ج) ہجرتِ حبشہ (اولیٰ وثانیہ)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- ہجرت کا مفہوم سمجھ سکیں اور ہجرتِ حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔
- مکہ مکرمہ میں اسلام کے ابتدائی سالوں میں رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مشکلات کے بارے میں جان سکیں۔
- حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی شخصیت کے بارے میں جان سکیں۔
- نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 پہلی ہجرتِ حبشہ میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں شامل تھیں؟

جواب: ماہ رجب نبوت کے پانچویں سال حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اجازت سے پندرہ افراد کا قافلہ جس میں گیارہ مرد اور چار عورتیں شامل تھیں،

2 دوسری ہجرتِ حبشہ میں کتنے مرد اور کتنی عورتیں شامل تھیں؟

جواب: تراسی مرد اور اٹھارہ خواتین شامل تھیں۔

3 قریش کے وفد نے نجاشی کے درباریوں کی تائید حاصل کرنے کے لئے کیا کیا؟

جواب: انہوں نے نجاشی کے اہم عہدہ داروں اور بڑے پادریوں میں تحائف تقسیم کیے اور انہیں اپنی تائید کے لئے آمادہ کر لیا۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے نمائندے کے طور پر گفتگو کی۔

2 حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی آیات پڑھیں۔

3 پہلی ہجرتِ حبشہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قافلہ کے امیر تھے۔

ج: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 ہجرتِ حبشہ اولیٰ نبوت کے سال میں ہوئی:

الف: تیسرے ب: پانچویں ✔ ج: ساتویں د: نویں

Laurel Publishers

2 ہجرتِ حبشہ اولیٰ میں مرد شامل تھے:

الف: پانچ ب: سات ج: نو د: گیارہ ✔

3 اُس دور میں حبشہ کے بادشاہ کو کہا جاتا تھا:

الف: قیصر ب: نجاشی ✔ ج: کسریٰ د: سلطان

4 قریش کے وفد میں لوگ شامل تھے

الف: دو ✔ ب: تین ج: چار د: پانچ

5 نجاشی کے دربار میں خطاب کیا:

الف: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ✔ ب: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

ج: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ د: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

د: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 مسلمان کو حبشہ کی طرف ہجرت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب: اعلانِ نبوت کے پانچویں سال جب کفار و مشرکین کا ظلم حد سے بڑھ گیا اور مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کی زندگیاں انتہائی مشکل بنادی گئیں تو ایک دن حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: "بہتر یہ ہے کہ تم لوگ حبشہ کی سرزمین کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا اور وہ بھلائی والی سرزمین ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ تمہاری اس مصیبت کو دور کرنے کی کوئی صورت پیدا نہ کر دے، تم لوگ وہاں ٹھہرے رہو" اس وجہ سے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنا پڑی۔

2 قریش کے وفد نے نجاشی کے دربار میں کیا باتیں کیں؟

جواب: انہوں نے کہا: "اے بادشاہ! ہمارے کچھ ناسمجھ نوجوان بھاگ کر آپ کے ملک آگئے ہیں، انہوں نے ایک نیا مذہب ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں نہ آپ۔ قوم کے معزز لوگوں نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے پاس واپس بھجوادیں"۔

3 حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنی تقریر میں کیا کہا؟

جواب: اے بادشاہ! ہم لوگ جاہل تھے۔ بتوں کو پوجتے تھے۔ مردار کھاتے تھے۔ ہم میں بے حیائی اور بدکاری عام تھی۔ ہم اپنے رشتہ داروں سے تعلق توڑ دیتے تھے۔ ہم اپنے ہمسائیوں کے حقوق ادا نہیں کرتے تھے اور انہیں اذیت پہنچاتے تھے۔ بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا۔ ہم میں جو طاقتور تھے وہ کمزوروں کے حقوق غصب کر لیتے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف ایک پیغمبر بھیجا۔ جن کے حسب و نسب، سچائی، پاک بازی اور امانت داری سے ہم سب واقف تھے۔ انہوں نے ہم کو تعلیم دی کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ سچ بولیں، دیانت داری اختیار کریں۔ رشتہ داروں کے حقوق ادا کریں۔ ہمسائیوں سے اچھا سلوک کریں۔"

Laurel Publishers

4 **حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا خطاب سن کر نجاشی نے کیا کہا؟**

جواب: نجاشی نے کہا: یہ کلام وہ کلام ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے تھے ایسا لگتا ہے کہ دونوں ایک ہی سر چشمے سے نکلے ہیں۔

عملی سرگرمیاں:

- ہجرتِ حبشہ کے بارے میں طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔
- طلبہ ملکِ حبشہ کے نقشے کو تلاش کر کے اپنی کاپی پر چسپاں کریں۔

تحقیق (Research):

سیرت کی کسی بھی کتاب میں سے ہجرت حبشہ کے واقعات تفصیل سے پڑھیں اور کمرا جماعت میں بیان کریں۔

Laurel Publishers

جزو (د) شعبِ ابی طالب اور عام الحزن

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- شعبِ ابی طالب کا تعارف حاصل کر سکیں۔
- شعبِ ابی طالب میں حضرت ابو طالبؓ کے کردار سے آگاہ ہو سکیں۔
- شعبِ ابی طالب میں محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔
- محصورین کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد سے آگاہ ہو سکیں۔
- عام الحزن کا معنی و مفہوم بیان کر سکیں۔
- خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالبؓ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کردار سے واقف ہو سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 **شعبِ ابی طالب سے کیا مراد ہے؟**

جواب: شعب کے لغوی معنی "اُس شگاف کے ہیں جو کسی پتھر میں ظاہر ہوا ہو"۔ ایسے درّے یا گھاٹی کو "شعب" کے نام سے پکارا جاتا ہے جو قدرتی طور پر کسی پہاڑ میں ظاہر ہو گئی ہو۔ یہ گھاٹی حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھی۔ اس وجہ سے شعب ابی طالب کہلاتی ہے۔

2 **معاہدے کی دستاویز کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟**

جواب: اس معاہدے کی دستاویز کو دیمک کھا گئی اور سوائے اللہ کے نام کے سب کچھ مٹ گیا

3 **عام الحزن سے کیا مراد ہے؟**

جواب: شعب ابی طالب کی قید سے رہائی کے چند دن بعد حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کی وفات کو ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بستر کا بھی انتقال ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اِن دونوں کی جدائی کا کتنا دکھ تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سال کو "عام الحزن" یعنی غم کا سال قرار دیا۔

Laurel Publishers

4 شعبِ ابی طالب کے محاصرے سے نکلنے کے بعد کن دو شخصیات کا انتقال ہوا؟

جواب: حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 قریش نے یہ معاہدہ کعبۃ اللہ میں لٹکا دیا۔

2 مقاطعہ بنو ہاشم تین سال جاری رہا۔

3 مخالفین مسلمانوں تک کسی صورت غلہ نہ پہنچنے دیتے۔

4 حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ایک محفوظ قلعہ بنے رہے۔

ج: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 معاہدے کی دستاویز کو لٹکا دیا:

الف: مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ب: کعبۃ اللہ ✔

ج: مسجدِ اقصیٰ د: گھاٹی کے باہر

2 نبوت کے سال مسلمان شعبِ ابی طالب میں محصور ہوئے:

الف: تیسرے ب: پانچویں ج: ساتویں ✔ د: نویں

3 نبوت کے سال مسلمان شعبِ ابی طالب کی قید سے رہا ہوئے:

الف: چھٹے ب: آٹھویں ج: چوتھے د: دسویں ✔

4 حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نبوت کے سال انتقال ہوا:

الف: چھٹے ب: آٹھویں ج: چوتھے د: دسویں ✔

د: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 قریش نے معاہدے کی دستاویز میں کیا تحریر کیا تھا؟

جواب: اس معاہدے میں لکھا تھا: ”جب تک بنو ہاشم اور عبد المطلب کی اولاد محمد (صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ) کو ہمارے حوالے نہ کر دیں اس وقت تک ان سے میل جول، شادی بیاہ، بات چیت اور خرید و فروخت کا کوئی تعلق نہیں رکھا جائے گا“۔

2 شعبِ ابی طالب میں محاصرے کے دوران مسلمانوں کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ تفصیل لکھیں۔

جواب: شعب ابی طالب میں مسلمانوں کو سخت حالات سے دوچار ہونا پڑا، قریش مکہ مسلمانوں تک کسی صورت غلہ نہ پہنچنے دیتے۔ جلد ہی وہ وقت آ گیا کہ ان محصور افراد کے کھانے کے لئے کچھ نہ بچا۔ وہ درختوں کے پتے اور جانوروں کی کھالوں کے ٹکڑوں کو پانی میں ابال کر

کھانے کے طور پر استعمال کرتے رہے۔ بھوک اور پیاس سے بچوں کی چیخیں پوری وادی میں گونجتیں لیکن کسی کو ترس نہ آتا۔ مسلمانوں نے تمام تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ رات کو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر کسی اور کو سلاتے اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کسی محفوظ جگہ پر سلاتے تھے۔

3 حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے کس طرح حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اسلام کی دعوت میں مدد کی؟

جواب: حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے ہر طرح سے قریش کے ظلم سے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت فرمائی۔ جب قریش نے تمام مسلمانوں سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا تو حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ سب کو لے کر ایک گھاٹی میں چلے گئے۔ وہ گھاٹی حضرت ابو طالب کی ملکیت تھی۔ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ رات کو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر کسی اور کو سلاتے اور آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کسی محفوظ جگہ پر سلاتے تھے۔

عملی سرگرمی:

جزیرۂ نما عرب کے نقشے کی مدد سے مختلف مقامات (مکہ مکرمہ، حبشہ، طائف، شعبِ ابی طالب) کی نشاندہی کریں۔

تحقیق:

حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کے ناموں پر مشتمل چارٹ بنائیں۔

Laurel Publishers

جزو (ر) سفرِ طائف

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر طائف کا مقصد اور طائف کے سرداروں کے رویے کے بارے میں جان سکیں۔
- سفر طائف کے واقعات پڑھ کر رسول کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنا سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کب اور کس کے ساتھ فرمایا؟

جواب: نبوت کے دسویں سال شوال کے مہینے میں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ طائف کے سفر پر تشریف لے گئے۔ کئی دن کی پیدل مسافت طے کرنے کے بعد طائف پہنچے۔ اس سفر میں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ تھے۔

2 طائف میں کون سا قبیلہ آباد تھا؟

جواب: بنو ثقیف

3 حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کے کن سرداروں کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی؟

جواب: قبیلہ بنو ثقیف کے سرداروں کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی۔

4 آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جس کے باغ میں پناہ لی اُس کے مالک کے بیٹوں کے نام کیا تھے؟

جواب: عتبہ اور شیبہ۔

5 عداس کون تھا؟

جواب: جس باغ میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ لی اس باغ کے سردار کے نوکر کا نام عداس تھا۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 نبوت کے دسویں سال حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف کا سفر کیا۔

2 سفر طائف میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خادم زید بن حارثہؓ بھی تھے۔

3 طائف والوں نے اوباش لڑکوں کو حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے لگا دیا۔

4 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انگوروں کے باغ میں قیام کیا۔

5 پہاڑ کا فرشتہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

6 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف والوں کے لئے دعا فرمائی۔

ج: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 طائف کے سفر کا واقعہ نبوت کے سال پیش آیا:

الف: ساتویں　ب: دسویں ✔　ج: گیارھویں　د: تیرھویں

2 لوگوں نے ظلم کیا:

الف: طائف میں ✔　ب: عرفات　ج: مدینہ　د: خیبر میں

3 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر طائف میں تھے:

الف: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ　ب: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

ج: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ✔　د: حضرت بلال رضی اللہ عنہ

4 باغ میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو انگور پیش کیے:

الف: شیبہ　ب: عتبہ　ج: عبد یالیل　د: عداس ✔

5 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کا سلام لے کر حاضر ہوئے:

الف: حضرت جبرائیل علیہ السّلام ✔　ب: حضرت میکائیل علیہ السّلام

ج: حضرت عزرائیل علیہ السّلام　د: حضرت اسرافیل علیہ السّلام

د: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طائف کی طرف سفر کرنے کے اسباب کیا تھے؟

جواب: مکہ میں دعوت دینے کے نتیجے میں اہل مکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سخت دشمن بن گئے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو طرح طرح کی تلاکیف دی گئیں ان حالات کی وجہ سے رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف جانے کا فیصلہ کیا کہ وہاں کے لوگوں تک خدا کی بات پہنچائی جائے۔

2 بنو ثقیف نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کا جواب کیسے دیا؟

جواب: بنو ثقیف کے تین سرداروں کو رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سب سے پہلے اسلام کی دعوت دی دعوت سننے کے بعد ان میں سے ایک کہنے لگا کہ کیا نبوت و رسالت کے لئے اللہ تعالیٰ کو تیرے سوا کوئی اور نہ ملا تھا؟ دوسرے نے کہا کہ اگر خدا نے تجھے پیغمبر بنایا ہے تو وہ کعبہ کا پردہ چاک کر رہا ہے؟ تیسرے نے کہا کہ میں ہرگز تم سے بات نہیں کر سکتا۔ اگر تو نبوت کے دعویٰ میں سچا ہے تو تجھ سے گفتگو کرنا خلافِ ادب ہے اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر اس قابل نہیں کہ تجھ سے کوئی گفتگو کی جائے"۔

3 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ زخمی حالت میں باغ میں پہنچے تو کیا ہوا؟**

جواب: جب آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ زخمی حالت میں اُن کے باغ میں پہنچے تو انہوں نے اپنے ایک عیسائی غلام "عداس" کو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے پاس انگوروں کا ایک طشت دے کر بھیجا۔ جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے انہیں کھانے کے لئے اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو "بِسۡمِ اللہِ" پڑھی۔ عداس نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے چہرۂ انور کی طرف دیکھ کر کہا: "اس علاقے کے لوگ تو یہ الفاظ نہیں کہتے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے اس سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا دین کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور نینویٰ کا رہنے والا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: وہ نیک بندے یونس بن متیٰ علیہ السّلام کا شہر ہے۔ عداس نے کہا کہ آپ کو یونس بن متی کا کیسے پتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: وہ میرا بھائی ہے۔ وہ بھی نبی تھا اور میں بھی نبی ہوں"۔ یہ سن کر عداس آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا۔ جب عداس واپس آیا تو باغ کے مالک عتبہ اور شیبہ اس کو ملامت کرنے لگے کہ تو نے اُن کے ہاتھ پاؤں کیوں چومے؟ عداس نے کہا: روئے زمین میں ان سے بہتر کوئی نہیں ہے۔

4 **پہاڑوں کے فرشتے نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ سے کیا عرض کی؟**

جواب: پہاڑوں کے فرشتے نے سلام پیش کیا اور کہا: اگر آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ چاہیں تو میں ان دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں اور اس بستی کو پیس کر رکھ دوں۔

5 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے پہاڑوں کے فرشتے کو کیا جواب دیا؟**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: "نہیں، مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کی نسل سے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو صرف اُسی کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے"۔

عملی سرگرمیاں:

- مسجد عداس رضی اللہ تعالی عنہ کب اور کیسے تعمیر کی گئی؟
- مسجد عداس کی تصویر کاپی میں چسپاں کریں۔

تحقیق:(Research)

قرآن مجید میں سے کوئی سی چار دعائیں تلاش کر کے کاپی میں لکھیں۔

ایمانیات

جزو (الف) فرشتوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- تمام فرشتوں پر ایمان لانے کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- مشہور فرشتوں کے نام جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 فرشتہ کو عربی زبان میں کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: فرشتہ کو عربی زبان میں "ملک" کہتے ہیں اور اس کی جمع "ملائکہ" ہے۔

2 حضرت جبرائیل علیہ السّلام کے ذمہ کیا کام ہے؟

جواب: یہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات انبیاء کرام علیہم السّلام تک پہنچاتے تھے۔

3 بارش برسانا کس فرشتے کی ذمہ داری ہے؟

جواب: حضرت میکائیل علیہ السّلام۔

4 منکر نکیر کون ہیں؟

جواب: انسان کے مرنے کے بعد جب اُسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اُس سے اللہ تعالیٰ، اُس کے دین اور حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں سوال کیے جاتے ہیں۔ سوالات پوچھنے کی یہ ذمہ داری جن دو فرشتوں کو سونپی گئی ہے انہیں منکر نکیر کہتے ہیں۔

5 کراماً کاتبین کو کیا ذمہ داری سونپی گئی ہے؟

جواب: انسان کے اعمال کا حساب لکھنا کراماً کاتبین کی ذمہ داری ہے

ب: **خالی جگہ پُر کریں۔**

1 اللہ تعالیٰ نے فرشتے نور سے بنائے ہیں۔

2 فرشتوں سے کوئی گناہ نہیں ہو سکتا۔

3 فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں۔

4 اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ کراماً کاتبین مقرر کئے ہیں۔

5 بعض فرشتوں کے ذمہ جنگ میں مومنین کی مدد کرنا ہے۔

ج: **دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔**

1 **فرشتے کون ہوتے ہیں؟ تفصیل سے لکھیں۔**

جواب: فرشتے اللہ کی نوری مخلوق ہیں فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فرشتے ہر وقت کام میں مصروف رہتے ہیں لیکن بعض فرشتوں کے ذمہ کچھ خاص کام کئے گئے ہیں، جیسے بارش برسانا، انبیاء تک اللہ کا پیغام پہنچانا وغیرہ

2 **فرشتوں سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: (وہ) رسول اور اہل ایمان اس پر ایمان لائے جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔

3 **چار بڑے فرشتوں کے کام لکھیں۔**

جواب: حضرت جبرائیل علیہ السّلام، حضرت میکائیل علیہ السّلام، حضرت عزرائیل علیہ السّلام، حضرت اسرافیل علیہ السّلام

4 **فرشتوں کی اہم ذمہ داریاں تفصیل سے بیان کریں۔**

جواب: فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ دیگر ذمہ داریاں بھی سنبھالے ہوئے ہیں:

۱۔ فرشتوں کا ایک گروہ عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔

۲۔ فرشتے صبح شام گروہ در گروہ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر درود وسلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔

۳۔ فرشتوں کے کچھ گروہ محافلِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔

۴۔ ایک گروہ جانداروں کی رُوح قبض کرنے پر متعین ہے۔

۵۔ فرشتوں کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کو حادثات اور خطرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

۶۔ بعض فرشتوں کے ذمہ جنگ میں مؤمنین کی مدد کرنا ہے۔

۷۔ کچھ فرشتے نافرمان قوموں پر عذاب مسلط کرنے کی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

عملی سرگرمی: کائنات میں ایسی نشانیوں کی فہرست بنائیں جس میں فرشتوں کی خدمات کا اظہار ہوتا ہو۔

Laurel Publishers

جزو (ب) آسمانی کتابوں پر ایمان

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- آسمانی کتابوں پر ایمان کے حکم سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن نبیوں پر آسمانی کتب اور صحائف نازل ہوئے ہیں اُن کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔
- آسمانی کتابوں میں سے قرآن مجید کی فضیلت اور انسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 رسول کی تعریف کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اچھائی اور برائی کی پہچان کرانے اور ہدایت دینے کے لئے اس دنیا میں اپنے انبیاء کرام علیہم السّلام بھیجے۔ ان انبیاء کرام علیہم السّلام کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں سے کچھ انبیاء کرام علیہم السّلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل کیں۔ جن انبیاء کرام علیہم السّلام پر کتابیں نازل کی گئیں ان کو "رسول" کہتے ہیں۔ دیگر انبیاء کرام علیہم السّلام پر صحائف نازل کیے گئے۔

2 صحیفہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: صحیفہ کے لغوی معنی "لکھا ہوا کاغذ، ورق، رسالہ اور چھوٹی کتاب" کے ہیں۔ اصطلاح میں اس کے معنی "وہ آسمانی کتاب جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام علیہم السّلام پر نازل کی گئی ہو"

3 خاتم النبیین کی تعریف بیان کریں۔

جواب: خاتم النبیین سے مراد "نبیوں کی مہر" ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کا سلسلہ چلایا حضرت محمد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر یہ سلسلہ ختم ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو خاتم النبیین بنایا یعنی اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا نبوت کا سلسلہ رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم ہو گیا ہے۔

4 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی تربیت کے لئے کس کو مبعوث فرمایا؟

جواب: انبیاء علیہم السلام کو

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 انبیاء کرام علیہم السّلام کی تعداد کم و بیش <u>ایک لاکھ چوبیس ہزار</u> ہے۔

Laurel Publishers

2 قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

3 اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید تمام انسانیت کی رہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔

4 تلاوتِ قرآن مجید افضل ترین عبادت ہے۔

5 قرآن مجید دنیا و آخرت میں ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 چار مشہور آسمانی کتابوں اور جن انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں، کے نام لکھیں۔

جواب: زبور داؤد علیہ السلام پر، تورایت موسیٰ علیہ السلام پر، انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر، قرآن مجید حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ پر

2 قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کے حوالے سے قرآنی آیت مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں، اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں۔

3 قرآن مجید کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنے کے حوالے سے حدیث مبارکہ لکھیں۔

جواب: جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور حفظ کر لیا، اس کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھا، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُسے جنت میں داخل کرے گا اور اُس کے خاندان کے دس ایسے افراد کے حق میں اُس کی شفاعت قبول کرے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہو گی۔

4 قرآن مجید کے چند فضائل بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید تمام انسانیت کی راہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔ یہ مقدس کتاب سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والی اور بُرے کاموں سے روکنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب میں ہدایت رکھی ہے۔ لٰہذا جو کوئی بھی اس کی تلاوت کرے گا اور اس کے معانی و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر لے گا۔ تلاوتِ قرآن مجید افضل ترین عبادت ہے۔ قرآن مجید صرف اجر و ثواب کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ عمل کی کتاب ہے تاکہ ہم اپنی زندگیاں سنوار سکیں۔

5 قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اس حوالے سے اس کی اہمیت واضح کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید تمام انسانیت کی راہنمائی کے لئے نازل فرمایا۔ یہ مقدس کتاب سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والی اور بُرے کاموں سے روکنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب میں ہدایت رکھی ہے۔ لٰہذا جو کوئی بھی اس کی تلاوت کرے گا اور اس کے معانی و مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کرے گا وہ دنیا و آخرت کی کامیابی حاصل کر لے گا۔ تلاوتِ قرآن مجید افضل ترین عبادت ہے۔ قرآن مجید صرف اجر و ثواب کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ عمل کی کتاب ہے تاکہ ہم اپنی زندگیاں سنوار سکیں۔۔

Laurel Publishers

عملی سرگرمی:

- آسمانی کتابوں کے نام مع انبیاء کرام **علیھم السّلام** کے نام کا ایک چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

تحقیق(Research):

- فضیلتِ قرآن پر کم از کم دو احادیثِ مبارکہ اپنی ڈائری میں تحریر کریں۔

Laurel Publishers

حقوق اللہ

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- اللہ تعالیٰ کو خالق، مالک، رازق اور معبود سمجھتے ہوئے اس کے حقوق جان سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر ان کا شکر ادا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر و استقامت اور توکل کرنے والے بن سکیں۔
- دعا کی اہمیت جان کر عملی زندگی میں اس کے عادی ہو سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 حقوق اللہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ کام جن کا کرنا اللہ تعالیٰ نے ہم پر لازم کیا ہے حقوق اللہ کہلاتے ہیں۔

2 شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت کرنا شرک کہلاتا ہے

3 تقویٰ کی تعریف کریں۔

جواب: تقویٰ کا معنی ہے "اللہ تعالیٰ سے ڈرنا"۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق ہے کہ وہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ ہر کام کرتے ہوئے یہ تصور ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ ہمارا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں ہے۔ اگر کوئی بندہ چھپ کر بھی گناہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کے عمل جانتے ہیں۔ ایسا کوئی بھی عمل جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باعث بن سکتا ہے اُس عمل کو اللہ تعالیٰ کے خوف سے چھوڑ دینا ہی تقویٰ ہے۔

ب: کالم ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا	آخری نبی بنا کر بھیجا
تقویٰ کا مطلب	بندوں پر اللہ کا حق ہے
حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے	اللہ تعالیٰ سے ڈرنا ہے
حلال و حرام کا خیال رکھنا	دعا مانگنی چاہیے
ہمیں صرف اللہ تعالیٰ سے	پہلا حق ہے

Laurel Publishers

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 سورہ اخلاص کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: (اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے o اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے o نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہے o اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے o

2 رسالت و نبوت پر ایمان لانا کس طرح اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اس ک ہر کہا مانا جائے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے نبوت و رسالت کا سلسہ چلایا، یہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق ہے کہ اس کے بھیجے ہوئے نمائندہ پر ایمان لایا جائے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

3 حلال و حرام کی پابندی سے کیا مراد ہے؟

جواب: بندوں پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو چھوڑ دیں اور جو چیزیں حلال کی ہیں اُن سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کام کرے گا اور چیزیں استعمال کرے گا تو وہ گناہگار ہو گا۔ ایسا شخص سزا کے لائق ہے۔

4 اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کیا جاسکتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرکے اس کی تسبیح بیان کی جائے شکر کے طور پر اس کی عبادت کی جائے اس کے راستے میں خرچ کیا جائے

5 اللہ تعالیٰ کے لئے دوستی اور دشمنی سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اُس کی خاطر دوستی کی جائے اور اُسی کی خاطر دشمنی۔ انسان اپنی پسند اور ناپسند کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں گم کر دے۔ اللہ تعالیٰ کو ستّر ماؤں سے بڑھ کر اپنی مخلوق سے پیار ہے لہذا ہر فرد کی یہ ذمہ داری ہے کہ اُس کی مخلوق سے پیار کیا جائے۔ کسی کو تکلیف نہ دی جائے اور ہر ایک کے لئے سراپا امن و محبت بنا جائے۔

د: خالی جگہ پُر کریں۔

1 اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو شریک نہ کیا جائے

2 اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر علیھم السّلام بھیجے۔

3 اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور عبادت نہ کی جائے

4 اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں۔

5 اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزیں چھوڑ دیں۔

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ اللہ تعالیٰ کی چند نعمتوں کی فہرست بنائیں اور اس بات کا جائزہ لیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں مثلاً تندرستی کا شکر ادا کرتے اور مصیبت میں

صبر کرتے ہیں یا نہیں۔

- اپنا جائزہ لیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے کون کون سے حقوق ادا کرتے ہیں اور کون سے نہیں۔

تحقیق(Research):

مندرجہ ذیل کے آپ پر کیا حقوق ہیں؟ سوچیں اور لکھیں۔

نماز	قرآن مجید	آپ کا جسم	کتاب

Laurel Publishers

روزہ (صوم)

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ روزے (صوم) کا معنی و مفہوم جان سکیں۔

۲۔ روزے (صوم) کی اہمیت و فضیلت اور احکام جان سکیں۔

۳۔ روزے (صوم) کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔

۴۔ رمضان المبارک میں عبادت کرنے کی ترغیب حاصل کر سکیں

۵۔ رمضان المبارک میں اعتکاف اور شبِ قدر کی اہمیت جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 صوم کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

جواب: عربی زبان میں روزے کو "صوم" کہا جاتا ہے۔ صوم کے لغوی معنی "باز رہنے" اور "رک جانے" کے ہیں۔ روزے کا اصطلاحی معنی "روزے کی نیت کے ساتھ طلوعِ صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے باز رہنا" ہے۔

2 روزہ کا حکم کب نازل ہوا؟

جواب: روزہ کا حکم دو ہجری یعنی ہجرتِ مدینہ کے دوسرے سال شعبان کے مہینے میں نازل ہوا۔

3 جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

4 ریان کا کیا معنی ہے؟

جواب: ریان جنت کا ایک دروازہ ہے جس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہو گا۔

5 شب قدر میں عبادت کا کتنا اجر ہے؟

جواب: جو شخص اس رات میں عبادت کرتا ہے وہ ایک ہزار مہینوں کا اجر پا لیتا ہے۔

Laurel Publishers

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔

2 روزہ بندوں میں جذبہ ایثار پیدا کرتا ہے۔

3 روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان راز ہے۔

4 روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔

5 روزہ انسان کی ظاہری خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 روزے کی اہمیت اور فضیلت بیان کریں۔

جواب: روزہ اسلام کا تیسرا اور اہم رکن ہے۔ روزہ بظاہر ایک سخت والی عبادت ہے جس میں انسان صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دن بھر بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ لیکن روزے کی اہمیت و فضیلت دیگر عبادات کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ اور بے حساب ہے۔ انسان کے ہر نیک عمل کا بدلہ دس سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے روزہ کا اجر خود دینے کا اعلان فرمایا ہے۔ حدیثِ قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "روزہ (تو خاص) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا"۔ روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ کئی خوشیاں بھی ملیں گی۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں افطار کرے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا"۔

2 فرض روزہ رکھنے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: روزہ ایک فرض عبادت ہے۔ لہٰذا اس کو سرانجام دینے کے لئے چند شرائط متعین کی گئی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ مسلمان ہونا
۲۔ عاقل ہونا (پاگل یا مجنون نہ ہو)
۳۔ بالغ ہونا (چھوٹے بچوں پر روزہ فرض نہیں)
۴۔ تندرست ہونا
۵۔ مقیم ہونا (مسافر نہ ہونا)

3 روزے کے مقاصد پر روشنی ڈالیں۔

جواب: تقویٰ کا حصول، نعمت کا شکر ادا کرنا، غریبوں پر شفقت و مہربانی، اللہ تعالیٰ سے خاص اجر کا حصول، صبر کا حصول

4 روزے کے روحانی اور جسمانی فوائد کیا ہیں؟

جواب: روزے سے انسان کو روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ عام دنوں کے مقابلے میں بندہ شدت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔ نماز ادا کرتا اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ روزے رکھنا اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ بنتا ہے۔ رمضان المبارک میں ہر نیک عمل کا اجر کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔ روزہ دار بہت سے گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ باقی سال کے لیے تربیت لیتا ہے کہ کس طرح گناہوں سے بچا جا سکے۔ روزہ انسانی صحت پر مثبت اثرات ڈالتا ہے۔ اس سے ایک ماہ کے لئے نظامِ انہضام کو آرام ملتا ہے جو دل اور جگر

کے لئے بہتر ہے۔ روزہ انسان کو شگر، بلڈ پریشر، کولیسٹرول میں اضافہ اور موٹاپے سمیت کئی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔۔روزہ انسان کی ظاہری خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

5 رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں بے پناہ اجروثواب حاصل کرنے کے لئے دو خاص چیزیں رکھی گئی ہیں۔ تفصیل سے لکھیں۔

جواب: رمضان المبارک ایک ایسا مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش پر ہوتی ہے۔ وہ گناہگاروں کی مغفرت فرماتا ہے اور اجر و ثواب میں بے پناہ اضافہ کر دیتا ہے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ (دس دن رات) میں تمام دنیا سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تنہائی اختیار کر لینا "اعتکاف" کہلاتا ہے۔ اعتکاف کرنا حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت مبارک ہے۔ اسلام میں اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی اجر و ثواب اور خیر و برکت والی رات ہے۔ اس رات کی عبادت کو اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے افضل قرار دیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اس رات میں عبادت کرتا ہے وہ ایک ہزار مہینوں کا اجر پا لیتا ہے۔ ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ رحمتوں کے اس مہینے میں روزے رکھیں۔ نماز پڑھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کریں۔ نیک اعمال کریں۔ رمضان المبارک کی آخری دس راتوں کے لئے اعتکاف کریں اور شب قدر تلاش کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبتوں اور رحمتوں کے حق دار بن سکیں۔

د: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 صوم کا معنی ہے:

الف: رُک جانا ✔ | ب: صبر کرنا | ج: اجازت دینا | د: آرام کرنا

2 روزے کا حکم ہجرت کے سال نازل ہوا:

الف: پہلے | ب: دوسرے ✔ | ج: تیسرے | د: چوتھے

3 روزے کا حکم مہینے میں نازل ہوا:

الف: ربیع الاول | ب: شعبان ✔ | ج: رمضان | د: محرم

4 شب قدر میں عبادت کا ثواب برابر ہے:

الف: ہزار دن | ب: ہزار ہفتے | ج: ہزار مہینے ✔ | د: ہزار سال

5 سنت اعتکاف سے مراد رمضان کی آخری راتوں میں اعتکاف ہے:

الف: چار | ب: آٹھ | ج: دس ✔ | د: بارہ

عملی سرگرمیاں:

- ماہِ رمضان میں روزے (صوم) کی اہمیت و فضیلت کے حوالے سے اسمبلی میں بچوں کو آگاہ کریں۔
- روزے کے فضائل کا چارٹ بنا کر کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

آدابِ زندگی

جزو (الف) سادگی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- قرآن و سنت کی روشنی میں:

۱۔ سادگی کا معنی اور مفہوم سمجھ سکیں۔

۲۔ سادگی اور بناوٹ و تکلف میں فرق سمجھ سکیں۔

۳۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔

۴۔ سادگی کے فوائد و ثمرات سے آگاہ ہو سکیں۔

۵۔ عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور نمود و نمائش سے دور رہ سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 سادگی کا مفہوم لکھیں؟

جواب: سادگی کی اسلام میں بہت زیادہ اہمیت ہے۔ سادگی ایک درمیانی راہ ہے۔ جبکہ اس کا الٹ اور بناوٹ ہے۔ تکلف کا مطلب غیر ضروری اہتمام ہے۔ مومن ہمیشہ سادگی پسند ہوتا ہے۔ سادگی یہ ہے کہ ہم اپنے کھانے پینے، رہنے سہنے اور دوسری ضروریات پوری کرنے کے لئے اتنی ہی چیزیں اپنے پاس رکھیں جن کی ضرورت ہے۔

2 بناوٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: سادگی کا الٹ بناوٹ ہے یعنی لوگوں کو دکھانے کے لیے اچھا بننا بناوٹ ہے۔

3 قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی کرنے والوں کے لئے کیا فرمایا؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ o" اور کھاؤ اور پیو اور حد سے زیادہ خرچ نہ کرو کہ بے شک وہ بے جا خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا o

4 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے سادگی کے بارے میں کیا فرمایا؟**

جواب: اَلۡبَذَاذَۃُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ، سادگی ایمان میں سے ہے۔

ب: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
تکلف کا مطلب	میانہ روی کا درس دیتا ہے
اسلام مال خرچ کرنے میں	دلی سکون نصیب ہوتا ہے
حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی حیاتِ مبارک	غیر ضروری اہتمام ہے
گندا اور بدبودار لباس پہننا	ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے
سادگی اختیار کرنے سے	سادگی نہیں ہے

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کا رہن سہن کیسا تھا؟ تفصیل سے بیان کریں۔**

جواب: آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ سادہ اور صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔ سادہ غذا کھاتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کا مکان مبارک بھی بہت سادہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے ساتھ ازواجِ مطہرات کے لئے چھوٹے چھوٹے ہجرے بنوا رکھے تھے۔ اُن میں ضرورت کی چند چیزیں جیسے چند ضروری برتن، چمڑے کا بستر جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی اور چٹائی شامل تھی۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ چٹائی پر بیٹھ جاتے۔ گھر کے معمولی کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ مبارک سے پیوند لگا لیتے۔ جوتے سی لیتے اور ہر طرح کی سواری پر سفر کر لیتے تھے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ دو جہانوں کے بادشاہ تھے۔ دنیا کی ہر چیز آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے حکم کے تابع تھی۔ مگر اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے سادگی اختیار فرمائی اور کبھی نمود و نمائش کا اظہار نہیں فرمایا۔

2 **لباس میں سادگی سے کیا مراد ہے؟**

جواب: لباس کا مقصد جسم ڈھانپنا اور اسے گرمی اور سردی سے بچانا ہے۔ گندا اور بدبودار لباس پہننا سادگی نہیں ہے۔ لباس میں سادگی سے مراد ہے کہ لباس صاف ستھرا ہو اور اپنی حیثیت کے مطابق خریدا گیا ہو۔ لباس کے معاملہ میں بھی فضول خرچی سے بچنا بہت ضروری ہے۔

Laurel Publishers

3 سادگی کے فوائد اور ثمرات تحریر کریں۔

جواب: سادگی اسلام کا حسن اور انسان کی خوشحالی کا ضامن ہے۔ سادگی اختیار کرنے کے بہت سارے فوائد ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

ا۔ سادگی اختیار کرنے سے دلی سکون نصیب ہوتا ہے۔

۲۔ فضول خرچی نہ کرکے انسان کئی گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۳۔ سادگی کی وجہ سے انسان حرام کاموں سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۔ انسان سادگی اختیار کرنے سے قرض جیسی پریشانی کا شکار نہیں ہوتا۔

۵۔ سادگی ہماری زندگیوں کو آسان بناتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ:

اساتذہ سکول میں سادگی اور صفائی کے حوالے سے بچوں کی لمحہ بہ لمحہ تربیت کریں۔ بچوں کو سکھائیں کہ سکول کی صفائی کا خیال رکھیں۔ کہیں کچرا نہ پھینکیں۔ اگر کوئی دوسرا پھینکے تو اسے اٹھا کر کوڑادان میں پھینک دیں۔

د: خالی جگہ پُر کریں۔

1 مومن ہمیشہ سادگی پسند ہوتا ہے۔

2 آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر کے معمولی کام کرنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

3 لباس کے معاملہ میں فضول خرچی سے بچنا بہت ضروری ہے

4 اسلام ہمیں زندگی کے ہر معاملہ میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

5 سادگی کی وجہ سے انسان حرام کاموں سے محفوظ رہتا ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- کسی بھی تقریب کا مشاہدہ کرکے ساتھیوں کے ساتھ تبادلہ خیال کریں کہ اس میں سادگی کا اہتمام کیا گیا یا نہیں۔
- سادگی کے فوائد اور نمود و نمائش کے نقصانات پر مکالمہ کرایا جائے۔
- سادگی کے موضوع پر تقریر تیار کرکے طلبہ وطالبات اسمبلی میں پیش کریں۔

تحقیق(Research):

- حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے طرزِ حیات کو سامنے رکھتے ہوئے غور کریں کہ آج کے حکمران آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے میں کس قدر کامیاب ہیں۔

جزو (ب) آدابِ مجلس

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن وسنت کی روشنی میں:

۱۔ مجلس کا مفہوم جان سکیں۔

۲۔ مجلس کے آداب سمجھ سکیں۔

۳۔ سیرتِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آدابِ مجلس کے واقعات جان سکیں۔

۴۔ مجلس کے مقاصد اور ان کی اقسام (دینی، خوشی، غمی وغیرہ) کے پیشِ نظر ان میں شرکت کر سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 مجلس کا مفہوم لکھیں۔

جواب: مجلس کے معنی ہیں "اکٹھے بیٹھنا"۔ جب کچھ لوگ ایک جگہ کسی مقصد کے تحت بیٹھتے ہیں تو اسے مجلس کہتے ہیں۔

2 مجلس کے آداب کے حوالے سے قرآنی آیت کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا

3 علمی مجالس سے کیا مراد ہے؟

جواب: تعلیمی اداروں اور درسگاہوں میں اساتذہ کرام طلبہ و طالبات کو تعلیم دینے کے لئے مجالس منعقد کرتے ہیں۔ ایسی مجالس کو علمی مجالس کہا جاتا ہے۔

4 ہمیں کیسی مجالس میں شرکت کرنی چاہیے؟

جواب: ہمیں ہر اس مجلس میں شریک ہونا چاہیے جس سے دین و دنیا کا فائدہ ہو۔

5 سیاسی مجالس سے کیا مراد ہے؟

جواب: بعض مجالس سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہیں جیسے مختلف جلسے، اجلاس، (Meetings) وغیرہ۔ ان کو سیاسی مجالس کہتے ہیں۔۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 دینِ اسلام ہمیں زندگی کے ہر شعبے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

2 جو لوگ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں **کشادگی** اور **وسعت** عطا فرماتا ہے۔

3 آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس **علمی** ہوتی تھی۔

4 مجلس میں ایک **ترتیب اور نظم** سے بیٹھیں۔

5 مجلس میں **سرگوشی** مت کریں۔

ج: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔ (Tick the correct option)

1 مجلس کا معنی ہے:

الف: اُٹھنا　**ب:** اکٹھے بیٹھنا ✔　**ج:** اکٹھے سونا　**د:** اکٹھے چلنا

2 مجالس کی اقسام:

الف: ایک　**ب:** دو　**ج:** تین　**د:** چار ✔

3 اسلام چاہتا ہے کہ افراد کا مل کر بیٹھنا باعث بنے:

الف: تفرقہ　**ب:** خیر و برکت ✔　**ج:** فساد　**د:** لڑائی

4 مجلس میں بیٹھنا چاہیے:

الف: سمٹ کر ✔　**ب:** پھیل کر　**ج:** اکڑ کر　**د:** ناراض ہو کر

د: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 مجلس کے آداب سے کیا مراد ہے؟

جواب: مجلس میں خاص نظم و ترتیب سے بیٹھنا، بیٹھتے ہوئے دوسروں کا خاص خیال رکھنا، اسی طرح اور بہت سی باتوں کا لحاظ رکھنا مجلس کے آداب کہلاتے ہیں۔

2 حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح آدابِ مجلس کا خیال رکھتے تھے؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا طرزِ عمل یہ تھا کہ کسی بھی مجلس کا آغاز اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے فرماتے اور مجلس کا اختتام بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر پر ہوتا تھا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو جہاں تک مجلس پہنچ گئی ہوتی وہیں بیٹھ جاتے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برابر توجہ ملتی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر ایک کی بات پوری توجہ سے سنتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس، علمی مجلس ہوتی تھی۔ کسی پر الزام تراشی نہیں کی جاتی تھی۔ کسی کی غیبت نہیں ہوتی تھی۔ اوّل تا آخر یہ مجالس خیر اور برکت پر مبنی ہوتی تھیں۔

Laurel Publishers

3 **مجالس کی کتنی اقسام ہیں؟ تحریر کریں۔**

جواب مجالس کی کل چار قسام ہیں

ا۔ دینی مقاصد

درسِ قرآن، درسِ حدیث، اور وعظ و نصیحت کے لئے جو مجالس منعقد کی جاتی ہیں انہیں دینی یا مذہبی مجالس کہا جاتا ہے۔ ان مجالس کا مقصد تبلیغ دین کا فریضہ سر انجام دینا ہوتا ہے۔

۲۔ معاشرتی مقاصد

کوئی بھی معاشرہ افراد سے بنتا ہے۔ معاشرہ میں پیدا ہونے والے مسائل کو افراد ہی حل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات گلی محلہ کی سطح پر مجالس (Meetings) کا اہتمام کیا جاتا ہے جن میں ان مسائل کے حل پر غور کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی مجالس کو معاشرتی مجالس کہا جاتا ہے۔

۳۔ تعلیمی مقاصد

تعلیمی اداروں اور درسگاہوں میں اساتذہ کرام طلبہ و طالبات کو تعلیم دینے کے لئے مجالس منعقد کرتے ہیں۔ ایسی مجالس کو علمی مجالس کہا جاتا ہے۔

۴۔ سیاسی مقاصد

بعض مجالس سیاسی مقاصد کو پورا کرنے کے لئے منعقد کی جاتی ہیں جیسے مختلف جلسے، اجلاس، (Meetings) وغیرہ۔ ان کو سیاسی مجالس کہتے ہیں۔

4 **کن کن مقاصد کے تحت مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے؟**

جواب دینی، معاشرتی، تعلیمی اور سیاسی مقاصد کے لیے مجالس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

5 **کوئی سے پانچ آدابِ مجلس لکھیں۔**

جواب
ا۔ جب بھی کسی مجلس میں جائیں تو اگر پہلے سے وہاں افراد موجود ہوں تو انہیں سلام کریں۔
۲۔ مجلس میں ایک ترتیب اور نظم سے بیٹھیں۔ صدرِ مجلس کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔
۳۔ مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ دوسروں کو پھلانگ کر آگے جانے کی کوشش نہ کریں۔
۴۔ بیٹھتے ہوئے یہ خیال رکھیں کہ دوسرا تنگ نہ ہو۔
۵۔ اگر دو آدمی اکٹھے بیٹھے ہوں تو اُن کے درمیان نہ بیٹھیں۔

عملی سرگرمیاں:

- اسکول میں اور باہر مختلف مجالس کا مشاہدہ کریں اور اُن کی فہرست مرتب کریں کہ وہاں کن آداب کا خیال رکھا گیا ہے اور کون سی باتوں کا

خیال نہیں رکھا گیا۔

- کمرہ جماعت میں ایک مجلس کا اہتمام کریں اور طلبہ وطالبات کو آدابِ مجلس کی عملی مشق کروائیں۔

تحقیق:

- کم از کم دس جملوں پر مشتمل ایک مضمون لکھیں جس میں اچھی مجلس کے فائدے بتائیں۔

Laurel Publishers

جزو (ج) وقت کی پابندی

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں:

- وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- نظام فطرت سے وقت کی پابندی کے اصول سیکھ سکیں۔
- اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔
- اپنی جماعت اور دیگر زندگی کے معاملات میں نظام الاوقات پر عمل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر ان پر عمل کر سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. **وقت کی پابندی کا کیا مطلب ہے؟**

جواب: ہر کام کو مقررہ وقت پر کرنا وقت کی پابندی کہلاتا ہے

2. **کامیاب لوگوں میں کون سی عادت مشترک ہوتی ہے؟**

جواب: وقت کی پابندی۔

3. **نماز کو مقررہ وقت پر ادا کرنے کے بارے میں آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے۔

4. **نماز کے علاوہ اور کون سی عبادات ہیں جو مقررہ وقت پر ادا کی جاتی ہیں؟**

جواب: روزہ، حج، عید قرباں، صدقہ الفطر وغیرہ۔

5. **دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد انسان سے کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟**

جواب: وقت کا حساب لیا جائے گا۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. وقت کی پابندی بہت اچھی عادت ہے۔
2. نماز کو وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

Laurel Publishers

3 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو یہ زندگی ایک محدود وقت کے لئے عطا فرمائی ہے۔

4 مقررہ وقت پر ذمہ داریاں ادا کرنے سے انسان شرمندگی سے بچ جاتا ہے۔

5 وقت ایک قیمتی سرمایہ ہے۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 وقت کی پابندی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلام وہ واحد دین ہے جو وقت کی پابندی اور اس کی قدر کرنے پر زور دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنی عبادت یعنی نماز خاص اوقات میں فرض کی ہے اور وقت پر ادا کی گئی عبادت کو ہی قابلِ قبول قرار دیا۔ قرآن مجید میں نماز کے متعلق فرمایا: بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے)"o النساء ۴: ۱۰۳) نماز کو وقت پر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نماز اگر وقت پر ادا نہ کی جائے تو وہ قضا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح فرض روزوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان مقرر ہے جس میں طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزہ رکھا جاتا ہے۔ حج ادا کرنے کے لئے خاص ایام مقرر فرمائے۔ الغرض عبادات ہوں یا نظامِ فطرت سے متعلق امور، ہر کام میں وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

2 نظام فطرت سے کس طرح وقت کی پابندی کا اصول سیکھا جا سکتا ہے؟

جواب: نظام فطرت پر اگر بخوبی غور کیا جائے کہ سورج اپنے خاص وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ چاند اپنے مقررہ وقت پر نکلتا ہے۔ موسم اپنے وقت پر تبدیل ہوتے ہیں۔ اگر قدرت وقت کی پابندی کا دھیان نہ رکھے تو سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لہٰذا جب نظام فطرت اس قدر وقت کا پابند ہے تو ہمیں بھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

3 وقت کی پابندی کے پانچ فائدے لکھیں۔

جواب: وقت کی پابندی کے بہت سارے فائدے ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱۔ وقت کی پابندی سے انسان فضول کاموں سے بچ جاتا ہے۔

۲۔ وقت کی پابندی سے کام ترتیب اور نظم کے ساتھ کیے جا سکتے ہیں۔

۳۔ مقررہ وقت پر ذمہ داریاں ادا کرنے سے انسان شرمندگی سے بچ جاتا ہے۔

۴۔ وقت کی پابندی کرنے والا ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

۵۔ وقت کی پابندی سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

4 طالب علم کی حیثیت سے آپ کس طرح وقت کی پابندی کر سکتے ہیں؟

جواب: ہمیں کوشش کرنی ہے کہ ہم وقت کے پابند بنیں۔ اسکول وقت پر جائیں۔ کھیل کے لئے وقت مقرر کریں۔ نماز کی ادائیگی وقت پر کریں۔ قرآن مجید کی تلاوت کریں۔ اگر کوئی فرد ہمیں کام کہے تو اُسے مقررہ وقت پر سرانجام دیں۔ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور اسے

Laurel Publishers

اچھے کاموں پر لگائیں۔

عملی سرگرمیاں:

- والدین اور اساتذہ طلبہ وطالبات سے دن بھر کی سرگرمیوں بشمول نماز اور تلاوتِ قرآن مجید کے نظام الاوقات پر مبنی جدول بنوائیں۔
- طلبہ وطالبات اپنے ایک دن کا جائزہ لیں اور اپنے ساتھیوں کو بتائیں کہ وقت کی پابندی کا کیا فائدہ ہوا اور وقت کی پابندی نہ کرنے کا کیا نقصان ہوا۔

تحقیق

- دس جملوں پر مشتمل ایک مضمون لکھیں جس میں وقت کی پابندی کے فوائد بتائیں۔

Laurel Publishers

جزو (د) دیانت داری

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- دیانت داری کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- تمام معاملات میں دیانت داری کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- دیانت داری اور بد دیانتی میں فرق کر سکیں۔
- دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اصولوں پر عمل کر سکیں۔
- سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں دیانت داری کی مثالیں جان سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 دیانت داری کا مفہوم لکھیں۔

جواب: دیانت داری کا مطلب امانت داری اور ایمان داری ہے۔ دیانت داری کو صرف مالی معاملات کے ساتھ منسلک کرنا درست نہیں۔ دیانت داری سے مراد تمام کاموں اور معاملات کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کے مطابق انجام دینا ہے۔

2 دیانت داری کی معاشرتی اہمیت کیا ہے۔

جواب: دیانت داری سے ایک اچھا معاشرہ وجود میں آتا ہے دیانت داری کا مظاہرہ کرنے سے افرادِ معاشرہ میں اعتماد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ معاشرہ میں باہمی محبت اور یگانگت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔

3 سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں سے دیانت داری کا کوئی واقعہ تحریر کریں۔

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی دیانت داری کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اسی امانت داری اور دیانت داری کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بد ترین دشمن بھی صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ اپنی امانتیں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس رکھواتے تھے۔ ہجرتِ مدینہ کی رات بھی آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس اہلِ مکہ کی امانتیں موجود تھیں۔ جنہیں آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ

Laurel Publishers

وَسَلَّمَ کی اسی اعلیٰ خوبی کی وجہ سے عرب کی امیر ترین خاتون اور تاجرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا مالِ تجارت ملک شام لے جانے کی گزارش کی تھی۔

4 دیانت داری کے کوئی سے پانچ فوائد لکھیں۔

جواب: دیانت داری اختیار کرنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

۱۔ دیانت دار انسان دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

۲۔ دیانت داری اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ بنتی ہے۔

۳۔ دیانت دار شخص کا دل ہمیشہ مطمئن اور پُر سکون رہتا ہے۔

۴۔ ایسے شخص کو معاشرہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

۵۔ دیانت داری کا مظاہرہ کرنے سے افرادِ معاشرہ میں اعتماد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 دیانت داری کو صرف مالی معاملات کے ساتھ منسلک کرنا درست نہیں۔

2 انسان کو اپنے ہر عمل کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا ہے۔

3 اللہ تعالیٰ نے دیانت داری کو تقویٰ سے جوڑ دیا ہے۔

4 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی دیانت داری کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

5 دیانت داری اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ بنتی ہے۔

ج: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
دیانت داری تمام کاموں اور معاملات کو	صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے
دیانت داری	اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی کے مطابق انجام دینا ہے۔
جو شخص جتنا دیانت دار ہوگا	افرادِ معاشرہ میں اعتماد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بدترین دشمن بھی	ایمان کا حصہ ہے
دیانت داری کا مظاہرہ کرنے سے	وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز ہوگا

Laurel Publishers

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ ایسے کاموں کی فہرست بنائیں جو وہ اپنی عملی زندگی اور کھیل کود وغیرہ میں دیانت داری سے سرانجام دیتے ہیں۔
- کمرۂ جماعت میں ایک خاکہ کا اہتمام کریں جس میں دکان دار اور گاہک کے کردار ہوں۔ ان کے ذریعہ یہ پیغام دیا جائے کہ کس طرح خرید و فروخت میں دیانت داری کا مظاہرہ کیا جاسکتا ہے۔

Laurel Publishers

خدمتِ خلق

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

قرآن و سنت کی روشنی میں:

- خدمتِ خلق کا مفہوم سمجھ سکیں۔
- خدمتِ خلق کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- سیرتِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں خدمتِ خلق کے واقعات جان سکیں۔
- دورِ حاضر کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔
- عملی زندگی میں خدمتِ خلق کی صفت کو اپنا سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 خدمتِ خلق سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مخلوق کی خدمت کرنا خدمتِ خلق کہلاتا ہے

2 خدمتِ خلق سے متعلق قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: اور نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکو

3 لوگوں کو نفع دینے سے متعلق حدیثِ مبارکہ تحریر کریں۔

جواب: خَیرُ النَّاسِ مَن یَنفَعُ النَّاس۔ "لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے"

4 کیا کسی بیمار کی عیادت کرنا خدمتِ خلق ہے؟

جواب: جی ہاں

5 **حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی بارگاہ میں کوئی سائل آتا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّمَ اس کے ساتھ کیا کرتے تھے؟**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی بارگاہ میں جب بھی کوئی سائل آتا تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّمَ اُسے کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے۔ اس کی مدد فرماتے۔ اُس کے لئے روزگار کا بندوبست بھی فرمادیتے تاکہ آئندہ وہ بھیک نہ مانگے۔ اگر آپ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کے پاس کچھ نہ ہوتا تو قرض لے کر دے دیتے اور بعد میں خود قرض اتار دیتے تھے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. کسی کی صرف مالی مدد کرنا ہی **خدمت خلق** نہیں ہے۔
2. دینِ اسلام میں **حقوق العباد** پورا کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔
3. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی پوری زندگی خدمتِ خلق کا **اعلیٰ نمونہ** تھی۔
4. ایک بوڑھی عورت سر پر بھاری **گٹھڑی** اٹھائے جا رہی تھی۔
5. اگر ہم **دنیا و آخرت** میں بھلائی چاہتے ہیں تو ہمیں دوسروں کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے۔

جواب: **دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔**

1 **خدمتِ خلق کا تفصیلی مفہوم لکھیں۔**

جواب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مخلوق کی خدمت کرنا خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں جن میں انسان، جانور، چرند، پرند، درند اور درخت وغیرہ شامل ہیں۔ لہٰذا ایک مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے پیار کرے بلکہ اُن کا خیال بھی رکھے۔ کسی کی صرف مالی مدد کرنا ہی خدمتِ خلق نہیں ہے۔ بلکہ کسی کی عیادت کرنا، کسی کو تعلیم دینا، کسی کو اچھا مشورہ دینا، کسی کو کوئی ہنر سکھانا، کسی کے لئے روزگار کا بندوبست کرنا، کسی کے دکھ درد میں شریک ہونا، کسی کے لئے دعا کرنا، انسانوں اور چرند پرند وغیرہ کے لئے خوراک اور پانی کا بندوبست کر دینا، سائے کے لئے درخت لگا دینا سب خدمتِ خلق میں شمار ہوتا ہے۔

2 **قرآن اور حدیث کی روشنی میں خدمتِ خلق کی اہمیت بیان کریں۔**

جواب: اسلام خدمت خلق کا درس دیتا ہے۔ ہمارا دین دو حصوں پر مشتمل ہے:

ا۔ حقوق اللہ: وہ کام جن کا کرنا اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیا ہے جیسے عبادات۔

۲۔ حقوق العباد: وہ تمام کام جن کا تعلق بندوں سے ہے۔

دینِ اسلام میں حقوق العباد پر بہت زور دیا گیا ہے، اور لوگوں سے بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور نیک کام کیے جاؤ تاکہ تم فلاح پا سکو۔ اگر ہم دنیا و آخرت میں بھلائی چاہتے ہیں تو ہمیں دوسروں کے ساتھ نیکی کرنی چاہیے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے“۔

3 اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے کیا فرمائیں گے؟ حدیث تحریر کریں۔

جواب: ایک اور مقام پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی۔ انسان حیران ہو کر کہے گا: اے میرے رب! تو رب العالمین ہے۔ میں تیری کس طرح عیادت کرتا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا، اگر تو اُس کی عیادت کرتا تو اُسے میرے پاس پاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا، تو نے مجھے کھانا نہ دیا۔ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تو رب العالمین ہے۔ میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا لیکن تو نے اُسے کھانا نہ کھلایا۔ اگر تو اُسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اُسے پانی نہیں پلایا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اُسے پانی پلاتا تو اُس کا اجر میرے پاس پاتا“۔

4 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس طرح لوگوں کی مدد فرماتے تھے؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی خدمتِ خلق کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ خدمتِ خلق، محتاجوں اور مسکینوں کی دادرسی، یتیموں سے ہمدردی، پریشان حالوں کی مدد اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنے والے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے تھے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے اور ضعیفوں کا بوجھ اُٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت سر پر بھاری گٹھڑی اٹھائے جا رہی تھی تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اُس سے لے کر اپنے سر مبارک پر رکھ لی اور اُسے اس کی منزل پر پہنچا دیا۔

5 خدمتِ خلق کی مختلف صورتیں لکھیں۔

جواب: انسان جب اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اُس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ کام ایسے ہیں جن کا اجر و ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ یہ وہ کام ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے۔ ان فلاحی کاموں کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں:

۱۔ مسجدیں بنانا
۲۔ تعلیمی ادارے (اسکول، مدرسے وغیرہ) بنانا
۳۔ لائبریری بنانا
۴۔ ہسپتال بنانا

د: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 ہمیں بیماروں کی کرنی چاہیے:

الف: خبر گیری　ب: عیادت ✔　ج: پوچھ گچھ　د: مدد

2 دینِ اسلام حصوں پر مشتمل ہے:

الف: دو ✔　ب: چار　ج: چھ　د: آٹھ

3 بوڑھی عورت نے سر پر اُٹھا رکھی تھی:

الف: بوری　ب: صندوق　ج: گٹھڑی ✔　د: تھیلا

4 خدمتِ خلق کرنے والوں کو ملتی ہے:

الف: ناراضگی　ب: شرمندگی　ج: خفگی　د: کامیابی ✔

5 دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اعمال کا سلسلہ ہو جاتا ہے:

الف: ختم ✔　ب: شروع　ج: تیز　د: آہستہ

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ کو کسی رفاہی ادارے کا دورہ کرایا جائے تاکہ وہ وہاں رہنے والے لوگوں کے خیالات جان سکیں۔
- اگر آپ کو جماعت کا مانیٹر بنا دیا جائے تو آپ اپنے ساتھی طلبہ کی کس طرح مدد کریں گے۔

تحقیق (Research):

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اور ایدھی کے فلاحی کاموں پر معلومات اکٹھی کریں اور کمرۂ جماعت میں تبادلہ خیالات کریں۔

Laurel Publishers

وطن سے محبّت

حاصلاتِ تعلم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- وطن کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
- وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔
- ہم وطنوں کے ساتھ ہر قسم کی تفریق سے بالاتر ہو کر مثبت تعلقات رکھ سکیں۔
- اپنے آپ کو ملکی سلامتی اور ترقی کے لئے تیار کر سکیں۔
- اسلامی جمہوریہ پاکستان سے عملی طور پر محبت کر سکیں۔
- روزمرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
- اچھے شہری کی ملکی اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ان پر عمل کر سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 وطن کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی شخص کے لئے وطن سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اُس کی پیدائش ہوئی اور وہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہتا ہے۔

2 وطن کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جہاں انسان پیدا ہوتا ہے، پلتا بڑھتا ہے، علم و ہنر سیکھتا ہے، اس جگہ سے انسان کو محبت ہو جاتی ہے، جسے وطن کی محبت کہتے ہیں۔

3 حب الوطنی کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں اپنے وطن کی محبت پیدا فرمائی ہے۔ ہر کوئی اپنے وطن کا وقار، خیر خواہی اور نیک نامی چاہتا ہے، اسی کو حب الوطنی کہتے ہیں۔

4 کیا جانور بھی اپنے وطن سے محبت کرتے ہیں؟

جواب: جی ہاں

Laurel Publishers

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے دل میں **وطن** کی محبت ڈالی ہے۔
2. اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴ اگست **۱۹۴۷ء** کو قائم ہوا۔
3. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے وطن سے **بے پناہ** محبت کرتے تھے۔
4. ہمیں اپنے **وطن** سے ٹوٹ کر محبت کرنی چاہیے۔
5. ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ہم وطن بھائیوں کے **دُکھ درد** میں شریک ہوں۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1. حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دعا وطن سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ تحریر کریں۔

جواب: اور (یاد کیجیے) جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے عرض کیا: اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو جائے امن بنادے۔

2. حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے وطن سے بہت محبت فرماتے تھے۔ کوئی مثال پیش کریں۔

جواب: ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے وطن مکہ مکرمہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل جو ایک عیسائی عالم تھے کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے نزولِ وحی کی تفصیلات سن کر عرض کیا کہ اوّل یہ کہ آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قوم آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات نہیں مانے گی۔ دوم آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اذیت دی جائے گی۔ سوم آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وطن سے نکال دیا جائے گا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی دونوں باتیں سن کر خاموشی اختیار فرمائی۔ لیکن تیسری بات سن کر فوراً فرمایا: "کیا وہ مجھے میرے وطن سے نکال دیں گے؟" آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایسا فرمانا اپنے وطن سے محبت کو ظاہر کرتا ہے۔

3. ہمیں پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: پاکستان ہمارا وطن ہے اس کی تعمیر و ترقی کے لیے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دل لگا کر پڑھیں۔ محنت کریں۔ ہنر سیکھیں۔ اپنے اپنے شعبہ جات میں مہارت پیدا کریں۔ وطن کی خدمت کریں تا کہ ہمارا وطن دنیا کی ایک عظیم طاقت بن سکے۔

4. بحیثیت پاکستانی شہری ہمارا اپنے دیگر ہم وطنوں کے ساتھ کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

جواب: ہم اپنے ہم وطن بھائیوں کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ اُن کے غم کو اپنا غم سمجھتے ہوئے اُن کی مدد کریں۔ زبان، رنگ، نسل، صوبہ، علاقہ کے امتیاز کو بھلا کر اپنے اندر اتحاد و اتفاق پیدا کریں۔

د: کالم (الف) کو کالم (ب) سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)
وطن سے محبت کرنا	بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔
انبیاء کرام علیھم السّلام اپنے وطن کی	فلاح و بہبود کے لئے مل کر کام کریں۔
ہمیں فلاحی ریاست تشکیل دینے کے لئے	ایک فطری تقاضا ہے۔
ہماری تمام تر صلاحیتیں	سلامتی کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔
غریب اور بے سہارا لوگوں کی	ملک و قوم کی امانت ہیں۔

عملی سرگرمیاں:

- ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات چارٹ پر لکھ کر کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔
- کمرۂ جماعت میں ایک مباحثہ کا اہتمام کیا جائے جس میں وطن سے محبت کا اظہار کس کس طرح کیا جا سکتا ہے؟ پر اظہارِ خیال کیا جائے۔

تحقیق:

آپ کی نظر میں پاکستان کی ترقی میں بنیاد مسئلہ کونسا ہے؟

Laurel Publishers

صفائی کی ضرورت واہمیّت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- صفائی کی ضرورت واہمیت کو جان سکیں۔
- اپنے ماحول میں صفائی کے مسائل سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنے میں بطور مسلمان اپنا کردار ادا کر سکیں۔
- اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد وثمرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔

مشق

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 صفائی کا مفہوم تحریر کریں۔

جواب: عربی زبان میں صفائی کے لئے طہارت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس میں انسان کی صرف ظاہری صفائی نہیں بلکہ باطنی صفائی بھی شامل ہے

2 قرآن اور حدیث کی روشنی میں صفائی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلام نہ صرف صفائی کو پسند کرتا ہے بلکہ اس کا درس بھی دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طہارت (صفائی) ایمان کا حصہ ہے"۔

اسلام میں صفائی اس قدر اہم ہے کہ جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے امت کو صفائی کا خیال رکھنے کا حکم دیا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا: اور اپنے لباس کو پاک رکھیں۔ صاف ستھرا رہنے والا انسان نہ صرف خود اچھا محسوس کرتا ہے بلکہ اُس کے اردگرد کے لوگ بھی اچھا محسوس کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو ہر کوئی احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یقیناً پاک اور صاف رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ بھی محبت فرماتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: "بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے"۔

Laurel Publishers

3 **صفائی سے متعلق حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا طرزِ عمل کیا تھا؟**

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سر تا پا طہارت (صفائی) کا پیکر تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ صفائی کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتے تھے۔ ہر نماز سے پہلے اپنے دانت مبارک صاف فرماتے۔ ہر نماز کے لئے ترجیحاً وضو فرماتے۔ سرِ انور پر تیل لگا کر مانگ نکالتے۔ بالوں میں کنگھی فرماتے۔ ہفتہ میں ایک بار ناخن تراشتے۔ روزانہ غسل فرماتے۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہمیشہ ہاتھ دھوتے اور ہمیشہ باوضو رہتے تھے۔

4 **اپنے ملک کو صاف ستھرا رکھنے میں ہم کیا کردار ادا کرسکتے ہیں؟**

جواب: یہ ملک بھی ہمارا گھر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ایک طالب علم اور شہری کی حیثیت سے اپنا جسم، لباس، کتابیں، کاپیاں اسکول، گھر، گلی اور محلے کی صفائی کا خیال رکھیں۔ کوڑا کرکٹ نہ پھینکیں باہر نہ پھینکیں۔ اگر کسی کو کوڑا پھینکتے دیکھیں تو اُسے اچھے انداز میں منع کریں۔ اسی طرح جب کسی مارکیٹ، بازار، ہوٹل یا پارک میں جائیں تو وہاں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

5 **صفائی کے پانچ فائدے لکھیں۔**

جواب: صفائی کا خیال رکھنے سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں:

۱۔ پاک صاف رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں۔

۲۔ صاف رہنے والے شخص کو لوگ بھی پسند کرتے ہیں۔

۳۔ صاف ستھرا انسان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

۴۔ صاف ستھرا انسان صحت مند رہتا ہے۔

۵۔ پاک صاف رہنے سے عبادت کا شوق اور ذوق بڑھتا ہے۔

ب: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 حضور نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صفائی کو حصہ قرار دیا:

الف: زندگی کا　　**ب:** دین کا　　**ج:** ایمان کا ✔　　**د:** آخرت کا

2 عربی میں صفائی کے لئے لفظ استعمال ہوتا ہے:

الف: صلوۃ　　**ب:** طہارت ✔　　**ج:** وضو　　**د:** غسل

3 صاف ستھرا انسان کس چیز سے محفوظ رہتا ہے:

الف: بیماریوں سے ✔　　**ب:** صحت سے　　**ج:** کیچڑ سے　　**د:** پانی سے

4 اکثر لوگ گھروں کی صفائی کرنے کے بعد کوڑا پھینک دیتے ہیں:

الف: چھت پر | **ب:** گلی میں ✔ | **ج:** کوڑادان میں | **د:** دوسروں کے گھر

5 ہمیں کوڑا پھینکنا چاہیے:

الف: فرش پر | **ب:** گلی میں | **ج:** سڑک پر | **د:** کوڑادان میں ✔

ج: خالی جگہ پُر کریں۔

1 عربی زبان میں صفائی کے لئے **طہارت** کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

2 طہارت **ایمان** کا حصہ ہے۔

3 حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ وَسَلَّمَ سرتاپا **طہارت** کا پیکر تھے۔

4 کسی بھی قوم کا **مزاج** اُس کی صفائی سے جھلکتا ہے۔

5 صاف ستھرا انسان **بیماریوں** سے محفوظ رہتا ہے۔

عملی سرگرمیاں:

- اپنے اسکول میں ہفتہ وار صفائی مہم کا اہتمام کریں۔
- روزانہ کی بنیاد پر اپنے کمرہ جماعت کی صفائی کا اہتمام کریں۔
- اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنے کی ترغیب پیدا کریں۔

Laurel Publishers

پانی کی اہمیّت

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے متعلق آگاہ ہو سکیں۔
- عصرِ حاضر میں پانی کے مسائل سے متعلق آگاہی حاصل کر سکیں۔
- پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے سیرتِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں رہنمائی حاصل کر سکیں۔

مشق

الف: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 قرآن وحدیث کی روشنی میں پانی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: پانی ایک عظیم قدرتی نعمت ہے۔ یہ انسانی زندگی کے لئے سانس کی طرح اہمیت رکھتا ہے۔ جس طرح ہم سانس کے بغیر زندگی کا تصور نہیں کر سکتے، بالکل اسی طرح پانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ وہ تمام اشیاء جن پر اس کائنات کی بقا اور تحفظ کا دارومدار ہے، اُن میں سب سے اہم پانی ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کے اندر زندگی رکھی ہے۔ یہ تمام جانداروں کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہم نے (زمین پر) ہر پیکرِ حیات (کی زندگی) کی نمود پانی سے کی اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام جاندار چیزیں پانی سے بنائی ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ زندگی کے لئے پانی کس قدر ضروری ہے۔ پانی میں زندگی ہے۔ اس لئے اس پر صرف انسان کا ہی حق نہیں بلکہ دوسری مخلوقات کا بھی حق ہے۔ اگر انسان ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرے گا تو یہ اسراف کہلائے گا اور اسراف اسلام میں جائز نہیں۔ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی جیسی عظیم نعمت کی قدر کے بارے میں فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ بندہ کھانے کا لقمہ کھائے یا مشروب کا گھونٹ بھرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے“۔ یعنی پانی اللہ تعالیٰ کی اتنی قیمتی اور اہم نعمت ہے کہ جب بھی اس کو پیئیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

2 وضو کرتے ہوئے پانی کیسے استعمال کرنا چاہیے۔ حدیثِ مبارکہ تحریر کریں۔

جواب: اسلام کی نظر میں پانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پانچ وقت نمازوں کے لئے جو وضو کیا جاتا ہے اس میں بھی پانی ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ سلام کی نظر میں پانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ پانچ وقت نمازوں کے لئے جو وضو کیا جاتا ہے اس میں بھی پانی ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ”ایک مرتبہ ایک صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وضو کر رہے تھے۔

Laurel Publishers

آپ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کا گزر وہاں سے ہوا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا کہ وہ اپنے اعضاء پر کچھ زیادہ پانی ڈال رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: اے سعد! فضول خرچی نہ کرو۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ! کیا پانی میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ آپ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے فرمایا: ہاں۔ اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر پر بھی ہو"۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ پانی کی حفاظت کے لئے ہمیشہ تھوڑے سے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ پانی کی حفاظت کے لئے ہمیشہ تھوڑے سے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

3 سیرتِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کو سامنے رکھتے ہوئے پانی کی حفاظت کیسے ممکن ہے؟

جواب: حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ پانی کی حفاظت کے لئے ہمیشہ تھوڑے سے پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے ٹھہرے اور بہتے ہوئے پانی میں غلاظت پھینکنے سے منع فرمایا۔ ظاہر ہے کہ جب بار بار اور کثرت کے ساتھ یہ عمل کیا جائے گا تو ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پیشاب، دیگر فضلات بلکہ ہر وہ چیز جو پانی کو گندا کرے اس کو پانی میں پھینکنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے برتن میں سانس لے کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ سانس کے ذریعے جراثیم برتن میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سے بچا ہوا پانی بھی گندا ہو سکتا ہے۔ اس پانی کو اگر کوئی اور استعمال کرے تو پیٹ کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. پانی انسانی زندگی کے لئے **سانس** کی طرح اہمیت رکھتا ہے۔
2. اللہ تعالیٰ نے تمام **جاندار** چیزیں پانی سے بنائی ہیں۔
3. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہمیں پانی کی **حفاظت** کرنی چاہیے۔
4. حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ نے **پانی** میں سانس لے کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
5. گندا پانی استعمال کرنے سے پیٹ کی **بیماری** پیدا ہو سکتی ہیں۔

عملی سرگرمیاں:

- طلبہ "پانی بچاؤ مہم" میں بھرپور حصہ لیں۔
- دورِ حاضر میں پانی اور توانائی کے دیگر وسائل کو بچانے کے طریقوں کی ایک فہرست بنا کر جماعت میں اس پر گفتگو کریں۔
- پانی کی حفاظت کے متعلق طلبہ کو کوئی دستاویزی فلم دکھائیں۔

تحقیق:

- پاکستان اس وقت پانی کی قلت اور آلودگی کا شکار ہے۔ اُن وجوہات کو تلاش کریں جن کی وجہ سے ہم ان مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔
- مُدِ نبوی صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَ سَلَّمَ کی تصویر تلاش کر کے کاپی میں چسپاں کریں۔

انبیائے کرام علیہم السّلام

جزو (الف) حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی تعلیمات سے روشناس ہو سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
- حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمول حج اور عظیم قربانی کے متعلق جان سکیں جو آج بھی شعائرِ اسلام میں سے ہیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والد کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والد کا نام "تارخ" ہے

2 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے والدہ کا نام "امیلہ" ہے

3 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بیٹوں کے نام لکھیں۔

جواب: حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام

4 حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کن دو پہاڑیوں کے درمیان دوڑتی رہیں؟

جواب: صفا و مروی

5 خانہ کعبہ کس کس نے تعمیر کیا؟

جواب: حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ

Laurel Publishers

6 **حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں آیتِ مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: ہم نے فرمایا: اے آگ! تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی کنیت **مہمانوں کا باپ** تھی۔

2 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی طبیعت شروع ہی سے بتوں سے **بیزار** تھی۔

3 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو **منجنیق** کے ذریعے آگ میں پھینک دیا گیا۔

4 حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا صفا و مروہ کے درمیان **سات** بار دوڑیں۔

5 اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک **دنبہ** بھیج دیا۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 **حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا تعارف لکھیں۔**

جواب: آپؑ کا نام ابراہیم، لقب خلیل اللہ ہے اور آپ کو "مہمانوں کا باپ" بھی کہا جاتا ہے۔ آپؑ بہت زیادہ مہمان نوازی کرنے والے تھے۔ آپؑ کی والدہ کا نام "امیلہ" بتایا جاتا ہے جبکہ آپؑ کے والد کا نام "تارخ" تھا۔ جب تارخ کی عمر ۷۵ سال ہوئی تو اُن کے ہاں حضرت ابراہیم علیہ السّلام پیدا ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ولادت عراق کے علاقے "اُر" میں ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جب جوان ہوئے تو آپؑ کا نکاح حضرت سارہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ اس کے بعد آپؑ کا ایک نکاح حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو دو بیٹے عطا فرمائے: حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور حضرت اسحاق علیہ السّلام۔

2 **حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا بچپن میں بتوں کے بارے میں کیا رویہ تھا؟**

جواب: جس دور میں آپؑ کی پیدائش ہوئی، اُس میں شرک عام تھا۔ ہر کوئی بتوں اور ستاروں کی پوجا کرتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ اور آپؑ کے گھرانے کو شرک سے محفوظ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بچپن ہی سے ہدایت عطا فرمائی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی طبیعت شروع ہی سے بتوں سے بیزار تھی۔ آپؑ بہت چھوٹی عمر ہی سے لوگوں کو بتوں کی پوجا سے روکتے تھے۔ لوگ کہتے کہ ہمارے باپ دادا ان کی پوجا کرتے رہے، کیا وہ بھی گمراہ تھے؟ تو آپؑ نڈر ہو کر فرماتے کہ بے شک وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

3 **حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں پھینکے جانے کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔**

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ہر طریقے سے کوشش کی کہ اُن کی قوم بتوں کی پوجا چھوڑ دے۔ ان کے سامنے دلائل پیش کئے لیکن اُن کی قوم اپنی ضد پر اڑی رہی۔ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قوم عید کا تہوار منانے شہر سے باہر گئی مگر آپؑ شہر کے اندر ہی موجود رہے۔ قوم کی غیر موجودگی میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ایک کلہاڑا اُٹھایا اور اُن کے بت خانے میں جا کر تمام بتوں کو توڑ دیا۔ صرف ایک بڑے بت کو چھوڑ دیا اور اُس کے گلے میں کلہاڑا لٹکا دیا۔ جب سب لوگ شہر واپس آئے تو وہ اپنے بتوں کا یہ حال دیکھ

کر بہت غصے میں آ گئے۔ انہیں شک گزرا کہ یہ کام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا۔ تمام لوگ ایک جگہ جمع ہو گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو بھی بلوا لیا گیا۔ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ان بتوں کو آپؑ نے توڑا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے جواب دیا کہ شاید اس بڑے بت نے ان بتوں کو توڑا ہو جس کے پاس کلہاڑا ہے۔ اس پر قوم نے کہا کہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ بت اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتا تو دوسروں کو کیسے توڑے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ پھر اس سے پوچھو کہ کس نے ان کو توڑا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ یہ تو بولتا بھی نہیں۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب یہ ہل نہیں سکتا، بول نہیں سکتا اور نہ اپنی حفاظت کر سکتا ہے تو تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کیوں کرتے ہو؟ قوم کے پاس آپؑ کی ان باتوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اُن کی عقلوں پر پردہ پڑ چکا تھا۔ لہٰذا انہوں نے آپؑ کو تکلیفیں اور اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ اُس وقت کا بادشاہ نمرود جو اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا۔ اس نے مشرکوں کے ساتھ مل کر آپؑ کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ بہت بڑی مقدار میں لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلائی گئی۔ جب اُس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو منجنیق کے ذریعے اس میں پھینک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آگ کو ٹھنڈا ہونے کا حکم دیا۔ آپؑ کے لئے آگ ٹھنڈی اور گلزار بن گئی۔

4 مکہ مکرمہ کے صحرا میں کس طرح پانی جاری ہو گیا؟ تفصیل لکھیں۔

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو مکہ مکرمہ لے آئے۔ اُس وقت یہ علاقہ ایک صحرا تھا۔ دور دور تک کوئی انسان نظر نہیں آتا تھا اور نہ ہی کوئی کھانے پینے کی چیز موجود تھی۔ آپؑ اُن دونوں کو پانی کا مشکیزہ اور کھجوریں دے کر واپس چلے گئے۔ ایک روز جب کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا تو پیاس کی شدت سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام رونے لگے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اُس وقت دو پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان موجود تھیں۔ انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کو وہیں چھوڑا۔ آپؓ پانی کی تلاش میں کبھی صفا پر چڑھتیں، کبھی مروہ پر اور کبھی اپنے پیارے بیٹے کو دیکھتیں۔ الغرض آپؓ صفا و مروہ کے درمیان سات بار دوڑیں۔ اُدھر حضرت اسماعیل علیہ السّلام پیاس کی شدت سے رو رہے تھے اور اپنی ایڑیاں زمین پر رگڑ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ایڑیوں کی رگڑ سے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا۔ اس چشمہ سے نکلنے والے پانی کو "آبِ زم زم" کہتے ہیں۔ پانی نکلنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ لوگ یہاں پر آکر آباد ہونا شروع ہو گئے اور یوں یہ شہر مکہ آباد ہو گیا۔

5 عید الاضحی کس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے؟

جواب: حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔

د: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 حضرت ابراہیم علیہ السّلام علاقہ میں پیدا ہوئے:

الف: اُر ✔ **ب:** عراق **ج:** فلسطین **د:** ایران

2 حضرت ابراہیم علیہ السّلام پیدا ہوئے جب اُن کے والد کی عمر تھی:

الف: ۳۷۰ ب: ۴۷۰ ج: ۵۷۰ ✔ د: ۶۷۰

3 حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دور میں حکومت تھی:

الف: نمرود ✔ ب: فرعون ج: قارون د: ہامان

4 حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے ہجرت کی:

الف: مدینہ منورہ ب: ایران ج: عراق د: مکہ مکرمہ ✔

5 حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے مل کر تعمیر کیا:

الف: خانہ کعبہ ✔ ب: مسجدِ نبوی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

ج: مسجدِ اقصیٰ د: مسجدِ نمرہ

عملی سرگرمی:

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

تحقیق:

- انبیاء کرام علیہم السّلام کے واقعات کی کتاب حاصل کریں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں مزید واقعات پڑھیں۔

Laurel Publishers

حاصلاتِ تعلّم:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ قرآن وسنت کی روشنی میں:

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا تعارف جان سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے حالات وواقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
- فرعون کی نافرمانی اور عبرت ناک انجام کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی سے رہنمائی حاصل کر سکیں اور اپنی عملی زندگی میں ان صفات کو اپنا سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1. **حضرت موسیٰ علیہ السّلام کہاں پیدا ہوئے؟**

جواب: مصر میں

2. **پرانے زمانے میں مصر کے بادشاہ کو کیا کہا جاتا تھا؟**

جواب: فرعون

3. **مدین میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ملاقات کس نبیؑ سے ہوئی؟**

جواب: حضرت شعیب علیہ السلام

4. **حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو کہاں نبوت عطا کی گئی؟**

جواب: کوہ طور پر

5. **فرعون کی بیوی کا کیا نام تھا؟**

جواب: حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. پرانے زمانے میں مصر کے بادشاہ کو **فرعون** کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔
2. ایک رات فرعون نے **خواب** دیکھا۔
3. حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دہکتا ہوا انگارہ اٹھا کر اپنی **زبان** پر رکھ لیا۔
4. اے اللہ! میرے بھائی **ہارون** کے ذریعے میری مدد فرما۔

5 فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنے کا حکم کیوں دیا تھا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ جس دور میں آپؑ کی ولادت ہوئی اس وقت فرعون کی حکومت تھی۔ پرانے زمانے میں مصر کے بادشاہ کو فرعون کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ اُس وقت کا فرعون بہت ظالم اور فاسق تھا۔ وہ بنی اسرائیل پر بہت مظالم ڈھاتا تھا۔ ایک رات فرعون نے خواب میں دیکھا کہ آگ بھڑک گئی ہے۔ جس نے بیت المقدس تک پورے مصر کو جلا دیا ہے اور بنی اسرائیل محفوظ رہے ہیں۔ اُس نے کاہنوں کو اکٹھا کر کے اپنا خواب سنایا۔ اُن سب نے خواب کی ایک ہی تعبیر بتائی کہ مصر میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیرا تخت اُلٹے گا۔ خواب کی تعبیر جاننے کے بعد فرعون نے بنی اسرائیل پر مزید ظلم شروع کر دیا۔ اُس نے حکم جاری کیا کہ بنی اسرائیل کے جس گھر میں بھی لڑکا پیدا ہو اُسے ذبح کر دیا جائے اور لڑکیوں کو زندہ رکھا جائے۔

2 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ولادت اور حفاظت کا واقعہ لکھیں۔

جواب: جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام پیدا ہوئے تو اُن کی والدہ کو پریشانی لاحق ہوئی کہ اُن کے بیٹے کو بھی ذبح کر دیا جائے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل میں ایک خیال ڈالا کہ وہ انہیں ایک صندوق میں ڈال کر دریائے نیل میں چھوڑ دیں۔ دوسر طرف فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رضی اللہ عنھا دریا کے کنارے ٹہل رہی تھیں۔ حضرت آسیہ رضی اللہ عنھا بہت نیک خاتون تھیں۔ انہوں نے دریا میں صندوق تیرتا دیکھا تو اپنی کنیزوں کو کہہ کر دریا سے نکلوایا۔ جب صندوق کھولا گیا تو اُس میں ہنستا مسکراتا خوبصورت بچہ موجود تھا۔ حضرت آسیہ رضی اللہ عنھا کے دل میں فوراً بچے کے لئے محبت پیدا ہو گئی۔ انہوں نے بچے کو پالنے کا فیصلہ کر لیا۔

3 حضرت موسیٰ علیہ السّلام مدین کیوں گئے تھے؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السّلام جب جوان ہوئے تو فرعون کے دربار میں آپؑ کو قتل کرنے کی سازشیں ہونے لگیں۔ لہٰذا آپؑ وہاں سے مدین تشریف لے گئے۔

4 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو کیسے نبوت عطا ہوئی؟

جواب: ایک مرتبہ آپؑ اپنی زوجہ کو لے کر واپس مصر جا رہے تھے تو راستے میں کوہِ طور کے نزدیک ایک درخت کے پاس روشنی دیکھی۔ آپؑ سمجھے کہ آگ جل رہی ہے لیکن جب درخت کے قریب پہنچے تو آواز آئی: ”اے موسیٰ علیہ السّلام میں تیرا رب ہوں۔ میں تمام جہانوں کا پروردگار ہوں۔ اپنا عصا یہیں ڈال دو“۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ سانپ بن گئی اور اپنا ہاتھ بغل میں دبایا تو وہ روشن ہو گیا۔ یہ دو معجزات عطا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاؤ اور فرعون کو ڈراؤ۔ وہ بہت ظالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دعا کی کہ اے اللہ! میرے بھائی ہارون علیہ السّلام کے ذریعے میری مدد فرما۔ کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے کلام فرمایا۔ اسی لئے آپؑ کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے۔

5 فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور جادوگروں کے درمیان کیسے مقابلہ ہوا؟

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور حضرت ہارون علیہ السّلام فرعون کے دربار میں پہنچے۔ انہوں نے اُسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دعوت دی اور بنی اسرائیل کو غلامی سے آزاد کرنے کا کہا۔ اُس نے آپؑ سے معجزہ طلب کیا۔ آپؑ نے اپنا عصا پھینکا جو بہت بڑا سانپ بن گیا۔ فرعون نے اس کو جادو سمجھا اور پورے مصر سے جادوگر بلائے تا کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے مقابلہ کر سکیں۔ جادوگروں نے اپنا اپنا کرتب دکھایا اور اپنی رسیوں کو سانپ بنایا۔ مگر جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنا عصا پھینکا تو وہ سب سانپوں کو کھا گیا۔ یہ منظر دیکھ کر جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے قدموں میں گر گئے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰ علیہ السّلام اور ہارون علیہ السّلام کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔

6 فرعون اور اُس کا لشکر کیسے دریا میں غرق ہو گئے؟

جواب: فرعون اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا تو حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قوم کو لے کر مصر سے نکل گئے۔ جب اُس کو آپؑ کے وہاں سے نکلنے کی خبر ہوئی تو اُس نے پیچھا کیا۔ راستے میں دریائے نیل آ گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے دریا میں عصا پھینکا تو اُس میں راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی قوم کے ساتھ وہاں سے گزر گئے۔ آپؑ کو دیکھ کر فرعون نے بھی اپنے لشکر سمیت دریا میں اتر گیا۔ ابھی وہ درمیان میں تھا کہ دریا مل گیا اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے واقعات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر پختہ یقین اور توکل انسان کو کامیاب بناتا ہے۔ ظالم کے سامنے کبھی نہیں جھکنا چاہیے کیونکہ ظلم ایک دن ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مظلوموں کی مدد فرماتے ہیں۔ زندگی میں کبھی بھی طاقت ملے تو اُس پر غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ اُسے اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھتے ہوئے استعمال کرنا چاہیے

د: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 حضرت موسیٰ علیہ السّلام جب پیدا ہوئے تو مصر پر حکومت تھی:

الف: قارون کی　**ب:** فرعون کی ✔　**ج:** نمرود کی　**د:** قیصر کی

2 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا صندوق ڈالا گیا:

الف: دریائے نیل ✔　**ب:** دریائے فرات　**ج:** دریائے جہلم　**د:** دریائے سواں

3 اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو معجزات عطا فرمائے:

الف: دو ✔　**ب:** چار　**ج:** چھ　**د:** آٹھ

4 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو نبوت عطا ہوئی:

الف: کوہِ صفا　**ب:** جبل النور　**ج:** کوہِ طور ✔　**د:** کوہ ہمالیہ

5 حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جادوگروں کے سامنے پھینکا تھا:

الف: خنجر　**ب:** عصا ✔　**د:** تیر　**د:** نیزہ

عملی سرگرمی:

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے بارے میں طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

تحقیق:

- اللہ تعالیٰ نے فرعون کو عبرت کا نشان بنایا اور دریا نے اُسے باہر پھینک دیا۔ فرعون کی لاش آج بھی عجائب خانہ میں موجود ہے۔ تلاش کر کے بتائیں کہ:

ا۔ اُس کی لاش کو کیسے محفوظ رکھا گیا ہے؟

۲۔ یہ کس ملک میں ہے؟

۳۔ یہ کس عجائب خانہ میں ہے؟

Laurel Publishers

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

جزو (الف) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء و طالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنے کا واقعہ جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب ملنے کی وجہ بیان کر سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بطور خلیفہ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی میں اس کا اطلاق کر سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے

2 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذریعہ معاش کیا تھا؟

جواب: آپؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آپؓ نے تجارت کی غرض سے دور دراز ملکوں کے سفر بھی کئے۔ آپؓ بہت بلند ہمت، خود دار، تجربہ کار اور معاملہ فہم تھے۔

3 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لقب فاروق کا کیا مطلب ہے؟

جواب: فاروق کا مطلب ''حق و باطل میں فرق کرنے والا'' ہے۔

4 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی سلطنت کا رقبہ کتنا تھا؟

جواب: بیالیس لاکھ مربع میل سے زائد تھا

Laurel Publishers

5 **حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال کب ہوا؟**

جواب: آپؓ ۲۴ ہجری ذوالحج کے آخری ایام میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے

6 **حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ کس نے کیا؟**

جواب: ابولو فیروز

7 **حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت کتنی تھی؟**

جواب: آپؓ کی مدتِ خلافت دس سال چھ مہینے چار دن تھی

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت **ابو حفص** اور لقب **فاروق** تھا۔

2 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عمر **تریسٹھ (63)** برس تھی۔

3 دارِ ارقم جاتے ہوئے آپؓ کو راستے میں **نعیم بن عبداللہ** ؓ ملے۔

4 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور بلاشبہ اسلامی تاریخ کا سب سے **سنہری دور** ہے۔

5 آپؓ نے بوڑھوں، کمزوروں اور غریبوں کے لئے **وظائف** مقرر کئے۔

ج: دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تعارف لکھیں۔**

جواب: آپؓ کا نام عمر، کنیت ابو حفص اور لقب فاروق ہے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے ایک معزز خاندان بنو عدی سے تھا۔ آپؓ کے والد کا نام خطاب جبکہ والدہ کا نام ختمہ تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کی عمر مبارک ۶۳ (تریسٹھ) برس تھی۔ نوجوانی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شریفانہ مشغلوں میں مصروف ہوئے۔ نسب دانی، سپہ گری، پہلوانی اور خطابت میں مہارت رکھتے تھے۔ قریش کے سارے قبیلے میں اُس وقت صرف سترہ آدمی لکھنا پڑھنا جانتے تھے. اُن میں سے ایک آپؓ بھی تھے۔ آپؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ آپؓ نے تجارت کی غرض سے دور دراز ملکوں کے سفر بھی کئے۔ آپؓ بہت بلند ہمت، خوددار، تجربہ کار اور معاملہ فہم تھے۔

2 **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔**

جواب: حضرت عمرؓ ایک دن رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کے ارادہ سے گھر سے نکلے تو راستے میں نعیم بن عبداللہؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے سیدنا عمرؓ کو ان کی بہن اور ان کے بہنوئی کے اسلام قبول کرنے کی خبر دی۔ سیدنا عمرؓ یہ خبر سن کر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جانے کی بجائے اپنی بہن کے گھر تشریف لے گئے۔ سیدنا عمرؓ کی بہن سورہ طٰہٰ کی تلاوت کر رہی تھیں۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو آتے دیکھا تو اس کاغذ کو چھپا دیا جس پر وہ آیات لکھیں ہوئی تھیں۔ حضرت عمرؓ

اندر داخل ہوئے بہن کو مارا اور بہنوئی کو بھی مارا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی بہن سے کہا کہ وہ کاغذ لے آؤ جو تم تلاوت کر رہی تھیں۔ سیدنا عمرؓ نے جب ان آیات کو تلاوت کیا تو فوراً رسول اللہ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں اسلام قبول کرنے کی نیت سے حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔

3 **حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب کیوں ملا؟**

جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد اسلام کی تاریخ کا نیا دور شروع ہوا۔ اُس وقت کم و بیش چالیس لوگ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن نہایت بے بسی اور مجبوری کے عالم میں تھے۔ خانہ کعبہ میں اعلانیہ عبادت کے لئے جانا تو دور کی بات تھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا بھی خطرے سے خالی نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے مسلمانوں کو طاقت ملی اور انہوں نے حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ پہلی بار کعبۃ اللہ میں جا کر نماز ادا کی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ اسلام باطل کے مقابلہ میں سربلند ہوا۔ اس موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا۔

4 **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی نمایاں خدمات تحریر کریں۔**

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت اسلام کی تاریخ میں فتوحات کا دور کہلاتا ہے۔ اسی دور میں قیصر و کسریٰ یعنی روم اور ایران جو اس دور کی دو بڑی طاقتیں تھیں، زمیں بوس ہو گئیں۔ مسلمان عرب و عجم کے بڑے بڑے علاقوں پر چھا گئے۔ فتح و نصرت نے اُن کے قدم چومے۔ آپؓ کا دورِ خلافت ختم ہوا تو اسلامی دنیا کا کل رقبہ بیالیس لاکھ مربع میل سے زائد ہو چکا تھا۔

5 **حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیت مبارکہ کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار کا نمایاں پہلو خوفِ خدا اور فکرِ آخرت تھی۔ آپؓ جب قرآن مجید کی تلاوت سنتے، جن میں آخرت کے مناظر بیان کئے گئے ہیں تو بے ہوش ہو کر گر پڑتے۔ آپؓ نماز سے بے پناہ محبت فرماتے اور نہایت یکسوئی کے ساتھ عبادت کرتے۔ حضور نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ آپؓ بہت بارعب اور باہمت انسان تھے۔ آپؓ کی تواضع اور انکساری کا یہ عالم تھا کہ خلیفہ ہونے کے باوجود کچی زمین پر بغیر بستر بچھائے اور سرہانے کچی اینٹ رکھ کر سو جاتے تھے۔ آپؓ کے دل میں غرور و تکبر کا شائبہ تک نہ تھا۔ اپنی پیٹھ پر مشکیزہ لاد کر پانی بھر لیا کرتے تھے۔ آپؓ اہلِ بیت سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اُن کا خصوصی خیال رکھتے۔ خدمتِ خلق آپؓ کا محبوب کام تھا۔ ایک مرتبہ آٹے کی بوری اٹھا کر کسی بیوہ کے گھر جا رہے تھے تو غلام نے کہا: اے امیر المومنین! لائیے یہ بوجھ میں اٹھاتا ہوں۔ آپؓ نے فرمایا: یہ میری ذمہ داری ہے تو بوجھ بھی میں اٹھاؤں گا۔ آپؓ بہت سادہ مزاج انسان تھے۔ عظیم سلطنت کے حکمران تھے اور جو لباس پہنا ہوتا اس پر کئی پیوند لگے ہوتے تھے۔ سر پر معمولی عمامہ ہوتا تھا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو بے پناہ خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

د:	درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تعلق خاندان سے تھا:

الف: بنو سعد ب: بنو عدی ✔ ج: بنو ہاشم د: بنو عبد المطلب

2 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام تھا:

الف: فاطمہؓ ✔ ب: زینبؓ ج: عائشہؓ د: خدیجہؓ

3 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام تھا:

الف: امیہ ب: مغیرہ ج: خطاب ✔ د: ولید

4 حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن ہیں:

الف: مکہ مکرمہ میں ب: طائف میں ج: ابواء میں د: مدینہ منورہ میں ✔

5 حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قاتل نے دورانِ نماز حملہ کیا:

الف: فجر ✔ ب: ظہر ج: عصر د: مغرب

عملی سرگرمیاں:

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زندگی، صفات اور خدمات کے بارے میں طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شخصیتِ مبارکہ پر تقریر تیار کر کے اسمبلی میں پیش کریں۔

تحقیق:

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں دنیا کے کون کون سے ممالک اس خلافت کا حصہ رہے؟ دنیا کے نقشہ کی مدد سے تلاش کریں اور لکھیں۔

Laurel Publishers

جزو (ب) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلباء وطالبات اس قابل ہو جائیں کہ وہ:

- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی اجمالی طور پر جان سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اخلاق وعادات اور سخاوت کے بارے میں جان سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین کا لقب ملنے کی وجہ جان سکیں۔
- اپنی زندگیوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

مشق

الف: سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

1 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے والد کا کیا نام ہے؟

جواب: آپؓ کے والد کا نام عفان بن ابی العاص ہے

2 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے والدہ کا کیا نام ہے؟

جواب: آپؓ کی والدہ کا نام اروٰی بنت کریز ہے

3 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: آپؓ کی پیدائش عام الفیل کے چھٹے سال ہوئی

4 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لقب ذوالنورین کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت امّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح آپؓ سے کر دیا۔ حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیوں کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا، اس وجہ سے آپؓ ذوالنورین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ذوالنورین کا مطلب ہے: ''دو نُوروں والا''۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو آسمانوں پر بھی ذوالنورین کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

5 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کب شہید کیا گیا؟

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے چھٹے سال ایک یہودی عبد اللہ بن سبا نے آپؓ کے خلاف سازشوں کا آغاز کیا۔ آپؓ پر مختلف قسم کے الزامات لگائے گئے اور کافی عرصہ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ بالآخر باغیوں نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت امام حسن

رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپؓ کے گھر کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ آپؓ اپنے گھر میں محصور رہتے تھے کہ ایک دن باغی آپؓ کے گھر میں پیچھے کی سمت سے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اُس وقت آپؓ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے۔ باغیوں نے عین قرآن مجید کی تلاوت کے دوران آپؓ کو شہید کر دیا۔

6 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خلاف سازش کا آغاز کس نے کیا؟

جواب: ایک یہودی عبداللہ بن سبا نے آپؓ کے خلاف سازشوں کا آغاز کیا۔

7 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت کتنی تھی؟

جواب: آپؓ محرم الحرام ۲۴ ہجری تا ۱۸ ذی الحج ۳۵ ہجری تقریباً بارہ سال اسلامی سلطنت کے حکمران رہے۔

ب: خالی جگہ پُر کریں۔

1. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جوانی میں کچھ عرصہ **اونٹ** چرانے کا کام کیا۔
2. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار **السابقون الاولون** یعنی پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔
3. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سن ۵ نبوی نے اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ **حبشہ** کی طرف ہجرت کی۔
4. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی سلطنت کی **سرحدیں** بہت دور دور تک پھیل چکی تھیں۔
5. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ **باغیوں** نے کیا۔

ج: درست بیان پر (Tick) کا نشان لگائیں۔

1. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تعلق تھا:

الف: بنو ہاشم　**ب:** بنو سعد　**ج:** بنو امیہ ✔　**د:** بنو عبد المطلب

2. مدینہ منورہ میں ایک کنواں بئر رومہ ملکیت تھا:

الف: عیسائی　**ب:** یہودی ✔　**ج:** پارسی　**د:** ہندو

3. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کے انتخاب کے لئے رکنی کمیٹی تشکیل دی:

الف: دو　**ب:** چار　**ج:** چھ ✔　**د:** آٹھ

4. قرآن مجید کی لہجہ میں نقلیں تیار کی گئیں:

الف: ایرانی　**ب:** مصری　**ج:** عراقی　**د:** قریشی ✔

Laurel Publishers

د:	دیئے گئے سوالات کے جوابات دیں۔

1 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا تعارف لکھیں۔

جواب: اسلام کے تیسرے خلیفہ راشد کا نام عثمان، کنیت ابو عبد اللہ اور ابو عمر تھی۔ "ذوالنورین" اور "جامع القرآن" آپؓ کے القاب ہیں۔ آپؓ کے والد کا نام عفان بن ابی العاص اور والدہ کا نام اروی بنت کریز تھا۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ قریش کی مشہور شاخ بنو امیہ سے تھا۔ آپؓ کی پیدائش عام الفیل کے چھٹے سال ہوئی۔ عرب میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بچپن میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا تھا۔ جوانی میں کچھ عرصہ اونٹ چرانے کا کام کیا۔ پھر تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔

2 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی حالاتِ زندگی تحریر کریں۔

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا شمار السابقون الاولون، یعنی پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ آپؓ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ عشرہ مبشرہ سے مراد وہ دس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں جن کو حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دنیا میں ہی جنت کی خوش خبری دے دی۔ آپؓ تمام غزوات میں شریک رہے۔ صرف غزوہ بدر میں حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم سے مدینہ منورہ ٹھہرے رہے۔ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ بنی غطفان کے موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ آپؓ کا شمار کاتبینِ وحی میں ہوتا ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ سے گفتگو کرنے کے لئے آپؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا تھا۔ جب آپؓ کی شہادت کی افواہ اُڑی تو حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خونِ عثمان رضی اللہ عنہ کی قدر و قیمت بتانے کے لئے چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس بات پر بیعت لی کہ خونِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیا جائے گا۔

3 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت پر مضمون لکھیں۔

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت مبارک کا ایک نمایاں پہلو سخاوت اور انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ آپؓ کی دولت اسلام کے لئے وقف تھی۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کو پینے کے لئے پانی کی بڑی تنگی تھی۔ مدینہ منورہ کا مشہور کنواں بئر رومہ ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ آپؓ نے اُس سے بیس ہزار درہم میں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔ عہدِ رسالت میں مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی توسیع کی ضرورت پیش آئی تو مسجد سے متصل ایک قطعہ کی قیمت ادا کر کے مسجد میں شامل کر دیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپؓ کی عادت مبارک تھی کہ ہر جمعہ کو ایک غلام خرید کر اُسے آزاد کر دیتے تھے۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کو اموال کی شدید ضرورت تھی۔ اِن حالات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نو سو اونٹ، ایک سو گھوڑے، دو سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار دینار خدمتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیے۔ آپؓ کے اس عمل پر خوش ہو کر حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ جو بھی کریں اُنہیں ضرر نہ ہو گا۔

4 **حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین اور جامع القرآن کے القاب کیوں ملے؟**

جواب: رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کے نکاح میں دے دیں اس وجہ سے آپ کو ذوالنورین یعنی دو نُوروں والا کہا جاتا ہے، جامع القرآن اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے تمام مسلمانوں کو قرآن کے قریشی لہجہ پر جمع کیا۔

5 **حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی نمایاں خدمات تحریر کریں۔**

جواب: آپؓ کے دورِ خلافت میں فتوحات کا سلسلہ جاری رہا اور اسلامی سلطنت میں مزید اضافہ ہوا۔ رفاہِ عامہ کے بہت سے کام کیے جن میں مہمان خانے تعمیر کروانا، چشمے اور کنویں کھدوانا، سرائیں بنوانا اور قبرستان میں توسیع کروانا وغیرہ شامل ہیں۔ سب سے بڑی خدمت تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کے قریشی لہجے پر جمع کرنا ہے۔

6 **حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شخصیت مبارکہ کے نمایاں پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔**

جواب: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو خوفِ الٰہی کی شدت سے روتے۔ یہاں تک کہ آپؓ کی داڑھی مبارک آنسوئوں سے تر ہو جاتی۔ آپؓ آخرت کی پوچھ گچھ سے بہت ڈرتے تھے۔ آپؓ کو حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے بے انتہا محبت تھی۔ سخاوت اور انفاق فی سبیل اللہ آپؓ کی شخصیت مبارک کا حصہ تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شرم و حیا کا پیکر تھے۔ آپؓ نہایت رحم دل اور نرم مزاج تھے۔ آپؓ ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیتے تھے اور عفو و درگزر فرماتے تھے۔ آپؓ اپنے کام خود بھی کر لیتے تھے اور اس میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ آپؓ بیت المال کی حفاظت میں بہت محتاط تھے۔ آپؓ سرکاری خزانہ سے کسی قسم کی تنخواہ نہیں لیتے تھے۔ اپنے رشتہ داروں کا خصوصی خیال رکھتے تھے۔ دور اندیش اور شجاع و بہادر تھے۔ اہلِ بیت سے محبت رکھتے تھے اور اُن کے حقوق کا خیال رکھتے تھے۔

عملی سرگرمی:

- حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندگی، صفات اور خدمات کے بارے میں طلبہ کے درمیان ذہنی آزمائش کا مقابلہ کروائیں۔

تحقیق:

- حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے جو فضائل بیان کیے ہیں، اُن میں پانچ تلاش کر کے کمرہ جماعت میں بیان کریں۔

Laurel Publishers